کھانا پینا

(قرآن وسنّتِ نبویؐ کی روشنی میں)

مُرتّبہ
مولانا حافظ لیاقت علی شاہ نقشبندی غفوری
خادم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ غفوریہ ادریسیہ

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا۔ الآیۃ

کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ نکلو

الطاعم الشاکر بمنزلة الصائم الصابر۔ (الحدیث)

کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا ثواب میں صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے۔

کھانا پینا

(قرآن وسنتِ نبویؐ کی روشنی میں)

اس کتاب میں قرآن پاک کی آیات مبارکہ اور سو سے زائد احادیث متبرکہ کی روشنی میں رزق حلال اور عمل صالح کا تلازم، حلال وحرام اشیاء کے اسلامی احکامات، صحت مند رہنے کے زرین اصول، معتدل ومناسب غذا استعمال کرنے، اوقات ومقاصد غذا، بیماریوں سے بچنے کے طریقے، بسیار خوری کے نقصانات، روزمرہ کے کھانے پینے اور ضیافت کے بارے میں اسلامی احکامات، آداب، طور طریقے اور دعائیں مع ترجمہ کے ذکر کی گئی ہیں۔

مرتبہ

مولانا حافظ لیاقت علی شاہ نقشبندی غفوری

خادم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ غفوریہ ادریسیہ

مدیر جامعہ اسلامیہ درویشیہ، خطیب وامام جامع مسجد درویشیہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی۔

فاضل جامعہ عربیہ احسن العلوم کراچی، وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ایم اے اسلامیات، بی اوایل، بی اے کراچی یونیورسٹی، فاضل شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد، فاضل عربی (مولوی فاضل) فاضل اردو کراچی بورڈ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: "کھانا پینا" (قرآن وسنت کی روشنی میں)

مصنف: مولانا حافظ لیاقت علی شاہ نقشبندی غفوری

طباعت: ایجوکیشنل پریس کراچی فون: 2630051

ناشر: مکتبہ غفوریہ نزد جامعہ اسلامیہ درویشیہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی

صفحات: ۹۶

اشاعت اول: نومبر ۲۰۰۱ء اشاعت چہارم: اکتوبر ۲۰۰۵ء

ملنے کے پتے

(۱) جامعہ اسلامیہ درویشیہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی فون: 4393102 (021)

(۲) ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی فون: 2638114 (021)

(۳) مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی فون: 2767232 (021)

(۴) اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی فون: 4927159 (021)

(۵) مکتبہ بنوریہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی فون: 4917143 (021)

(۶) جامعہ فاروقیہ شجاع آباد فون: 4396705 (061)

(۷) اقبال بک ہاؤس صدر کراچی فون: 7217157 (021)

(۸) خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ غفوریہ، بستی زورکوٹ صادق آباد فون: 5704282 (068)

(۹) خانقاہ نقشبندیہ غفوریہ ۶۱۔ قاسم بیلہ ملتان کینٹ فون: 541432 (061)

(۱۰) خانقاہ نقشبندیہ غفوریہ پولیس لائن مردان فون: 70391 (0931)

(۱۱) خانقاہ نقشبندیہ غفوریہ میاں دم سوات فون: 616246 (0936)

فہرست عنوانات	صفحہ نمبر
زیرِ نظر کتاب پر اسلامی ماہوار رسائل کے تبصرے	۹
پیش لفظ	۱۳
اللہ تعالیٰ کا ڈر تمام خزانوں کی کنجی ہے	۱۵
مقدمہ	۱۶
تمام انبیاء کرام کو اکل حلال اور عمل صالح کا حکم	۲۹
کھانے اور پینے کا قرآنی حکم	۳۰
کھانا پینا بقدر ضرورت فرض ہے	۳۰
جب تک کسی چیز کی حرمت کسی دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو جائے ہر چیز حلال ہے	۳۱
کھانے پینے میں اسراف جائز نہیں	۳۱
اسراف کی مختلف صورتیں	۳۱
کھانے پینے میں اعتدال ہی نافع دین و دنیا ہے	۳۳
کیا تمہارا شغل صرف کھانا ہی رہ جائے	۳۳
صرف دو باتوں سے بچو	۳۴
ہر کام میں درمیانی کیفیت محبوب ہے	۳۴
صحت مند رہنے کا زرین اصول	۳۴
سارے فن طب و حکمت کا خلاصہ	۳۵
گنجائش کے مطابق خرچ میں تنگی نہ کرے	۳۶

فہرست عنوانات	صفحہ نمبر
کھانا کھانے کے آداب اور پاکیزگی کی اہمیت	۳۷
کھانا ایک ساتھ کھانے کی برکت	۳۹
کھانے میں شیطان سے محفوظ رہنے کیلئے ذکر الٰہی کی فضیلت	۳۹
دائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کی مخالفت ہے	۴۰
کھاتے وقت بسم اللہ بھول جائے تو آخر میں پڑھ لینا چاہیئے	۴۰
ٹیک لگا کر کھانا ممنوع ہے	۴۱
بسیار خوری کی ممانعت	۴۱
کھانے میں عیب نکالنا منع ہے	۴۲
ریشمی کپڑوں اور سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال ممنوع ہے	۴۲
گوشت دانتوں سے نوچ کر کھانے کی فضیلت	۴۲
کھانے کی چیزوں میں پڑوسیوں کا حق	۴۳
کھانے میں کفایت شعاری	۴۳
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا تناول فرمانے کا طریقہ	۴۴
کھانا تناول فرمانے کا سادہ طریقہ	۴۴
کدو اور زیتون کھانے کی فضیلت	۴۴
سرکہ ایک مستقل سالن ہے۔	۴۶
شیطان کیلئے کھانا نہ چھوڑے	۴۶

زیر نظر کتاب پر ماہوار اسلامی رسائل کے تبصرے

ماہنامہ ''بینات'' کراچی کا تبصرہ

(ربیع الاول ۱۴۲۳ھ / جون ۲۰۰۲ء)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو نہایت ہی تفصیل کے ساتھ ہر چیز سکھادی ہے یہاں تک کہ یہ بھی سکھایا کہ قضائے حاجت کے لئے جائیں تو قبلہ رخ نہ بیٹھیں اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کریں، اسی طرح روزمرہ کی زندگی میں کھانا پینا ہر انسان کی ضرورت ہے، اس ضرورت کے بارے میں بھی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آداب بیان فرمائے ہیں کہ جن کے ذریعے کھانا پینا عبادت بن جاتا ہے اور اتباع سنت کے ساتھ اجر وثواب کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے، گویا عادات سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوجانے سے عبادات بن جاتی ہیں اس موضوع پر مصنف موصوف نے کتابچہ مرتب فرمایا ہے، جس میں قرآن وسنت کے حوالوں سے کھانے پینے کے آداب، طور طریقے، ادعیہ ماثورہ اور اکل وشرب سے متعلق ہر عنوان کو ذکر کیا ہے اور ایسا کوئی عنوان نہیں چھوڑا جس سے اس موضوع پر کسی قسم کی تشنگی باقی رہ گئی ہو اللہ تعالیٰ ہر خاص وعام کیلئے اس کو نافع بنائے اور موصوف کی اس سعی کو شرف قبولیت بخشے آمین۔

ماہنامہ ''الفاروق'' کراچی کا تبصرہ

(ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ)

68 صفحات کے اس مختصر سے کتابچے میں مولانا لیاقت علی شاہ صاحب نے قرآن واحادیث کی روشنی میں کھانے پینے کے آداب مرتب کئے ہیں، کھانے پینے کی ماثور دعائیں ترجمہ کے ساتھ تحریر کی ہیں، یہ کتابچہ مکتبہ غفوریہ، نزد جامعہ اسلامیہ درویشیہ، سندھی مسلم سوسائٹی کراچی نے شائع کیا ہے۔

ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی کا تبصرہ

(ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ / فروری ۲۰۰۳ء)

پیش نظر رسالے میں اسلام کی ان تعلیمات کو مرتب انداز میں پیش کیا گیا ہے جن کا تعلق کھانے پینے سے ہے، ان ہدایات پر عمل کر لینے کی صورت میں کھانے پینے جیسا طبعی عمل بھی انشاء اللہ عبادت بن جائے گا، رسالے کی تقریباً تمام عبارتیں حضرات اکابر کی کتابوں سے ماخوذ ہیں، جن کا حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے، ہر خاص وعام کیلئے اس کا مطالعہ انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ (ابومعاذ)

ماہنامہ ''حق نوائے احتشام'' کراچی کا تبصرہ

(ستمبر 2002ء)

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، قرآن کریم کی تعلیمات اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہر مسلمان کے لئے قدم قدم پر پیش آنے والے سوالات واشکالات کا حل موجود ہے اور یوں کوئی مسئلہ بھی لاینحل نہیں ہے خواہ اس کا تعلق عقائد وعبادات سے ہو معاملات واخلاق سے ہو یا عام معاشرت سے ہو گویا ہر شعبے وموضوع سے متعلق تعلیمات تفصیلی طور پر موجود ہیں جو لوگ علوم دینیہ سے ذرا بھی شغف رکھتے ہوں وہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں لہٰذا تفصیل میں جانے کی چنداں ضرورت نہیں مختصر یہ کہ زیر نظر کتاب میں کھانے پینے کے آداب بیان کئے گئے ہیں جو کہ قرآن کریم اور احادیث شریفہ صحیحہ سے اخذ کئے گئے ہیں۔

کچھ کھانا ہو یا پینا، یہ ہر شخص کا روزمرہ کا ایسا معمول ہے جو اس کی زندگی کا لازمی حصہ ہے اور اس اکل وشرب کو رات دن میں کئی مرتبہ اختیار کیا جاتا ہے لیکن اہم بات یہ ہے کہ اس ضروری اور لازمی جزء حیات کو عبادت کی شکل بھی دی جاسکتی ہے یعنی ''ہم خرماں وہم ثواب'' کے بمصداق سعادت دارین بھی اسی کھانے پینے سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ لیکن شرط صرف یہ ہے کہ طریقہ وہ اختیار کیا جائے جو شریعت میں مطلوب ہے غیروں کے طریقہ سے کھانے پینے سے تو صرف پیٹ بھرنا ہوگا جیسے کہ جانور بھی بھر لیتے ہیں لیکن اگر مسنون طریقہ پر کھانا اور پینا ہوگا تو

یہی عمل عظیم الشان عبادت بن جائے گا چنانچہ زیرتبصرہ کتاب اسی فکر کا نتیجہ ہے۔ مرتب صاحب نے عمدہ پیرائے میں سہل انداز سے قرآن کریم کی آیات اور احادیث نبویہ کو ترتیب دیا ہے اور بعض مقامات پر نہایت مفید ملفوظات و معلومات بھی درج ہیں، البتہ کھانے، پینے سے متعلق دعاؤں کا اگر اردو میں ترجمہ بھی کردیا جاتا تو عامۃ المسلمین کے اعتبار سے اس کی افادیت میں اضافہ ہوجاتا کہ وہ دعائیں سمجھ کر پڑھتے، بہرحال دلی دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سجے سجائے حسین گلدستہ کو دارین میں قبولیت عطاء فرمائے اور قارئین کرام کی اصلاح کا ذریعہ بنائے آمین یارب العالمین۔ لے اس بار اردو میں ترجمہ بھی کردیا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کا طعام وقیلولہ

کھانا کھاتے وقت حضرتؒ داہنا زانو کھڑا کرلیتے اور بایاں بچھا لیتے اور کبھی غیر مجالس میں دیکھا جاتا کہ دونوں زانوں کو کھڑا کرلیتے، اور بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرتے مگر کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر فاتحہ نہ پڑھتے تھے جیسا کہ عام لوگوں میں رواج ہے کیونکہ یہ فعل احادیث صحیحہ میں وارد نہیں۔ اور تین انگلیوں سے لقمہ لیتے اور اس نیت سے تناول فرماتے کہ کھانا سنت ہے۔ روزانہ صرف ایک بار دوپہر سے کچھ پہلے کھانا تناول فرماتے اور وہ بھی بہت قلیل، اس کے باوجود فرمایا کرتے ”کیا کیا جائے کہ بحکم اقتضائے آخر زمانہ بھوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اتباع میسر نہیں ہوتا“ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر بطریق سنت قیلولہ فرماتے تھے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ۔ معمولات ص ۲۴۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حمدوستائش اس ذات کے لئے جس نے اس کارخانہء عالم کو وجود بخشا۔

درود وسلام اس کے آخری پیغمبرؐ پر جس نے دنیامیں حق کا بول بالا کیا۔

جدت پسندی اور مغرب کی اندھی تقلید نے مسلمانوں کی انفرادی اوراجتماعی زندگی پر جواثرات مرتب کیے ہیں دورحاضرمیں وہ کسی بھی عقلمندانسان سے پوشیدہ نہیں۔

اس کے نتیجہ میں مسلمان اپنی اصلی سرمایہ سے محروم ہوتے جارہے ہیں اوردنیاکے عظیم نقصانات سے دوچار ہورہے ہیں بلکہ اپنی اسلامی تشخص کوبھی برقراررکھنامشکل ہوتاجارہاہے۔

اس صورت حال کی سوائے اس کے اورکوئی وجہ نہیں کہ ہماری زندگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے مطابق نہیں ہے ہم جس کارزق کھاتے ہیں اس کے گن نہیں گاتے۔ روزمرہ کی زندگی میں روزانہ بے شمارنعمتیں استعمال کرتے ہیں مگرمنعم حقیقی کاشکرادانہیں کرتے۔

زیرنظرکتاب میں روزمرہ کی نعمتوں کاصحیح استعمال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے مطابق کرنے کے بارے میں کوشش کی گئی ہے،

امید ہے کہ مسلمان سنتِ مطہرہ پر زندگی گزارنے کے لئے اس کتاب سے بھرپور فائدہ اٹھائینگے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔ طالب دعا

لیاقت علی شاہ بن مولانا حافظ منہمر شاہ صاحبؒ

۲۹ شعبان ۱۴۲۵ھ ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۴ء

فقر اور فاقہ کا علاج

خطیب نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا دنیا مجھ سے بھاگ گئی اور پیچھے چلی گئی (غریب وتنگدست ہوگیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فرشتوں کی اور خلائق کی اس تسبیح سے کہاں غافل ہو جس کے ذریعہ ان کو رزق دیا جاتا ہے اسے علی الصباح (صبح کی نماز سے قبل) سو مرتبہ پڑھ لیا کرو: سبحن اللہ العظیم و بحمدہ سبحن اللہ العظیم استغفر اللہ " دنیا ذلیل ہوکر آئے گی۔ کچھ ہی دن ہوئے کہ وہ آیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ بہت دنیا آ گئی اسے کہاں خرچ کریں۔

(سبل الہدیٰ والرشاد ج ۱۰ ص ۲۲۷)

اللہ تعالیٰ کا ڈر تمام خزانوں کی کنجی ہے

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ

(سورۃ الطلاق ۶۵: ۲، ۳)

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے نجات کی صورت نکال دیتا ہے اور اسے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔

تفسیر! اللہ سے ڈر کر اس کے احکام کی بہر حال تعمیل کرو۔ خواہ کتنی ہی مشکلات وشدائد کا سامنا کرنا پڑے۔ حق تعالیٰ تمام مشکلات سے نکلنے کا راستہ بنا دیگا اور سختیوں میں بھی گزارہ کا سامان کر دیگا۔ اللہ کا ڈر دارین کے خزانوں کی کنجی اور تمام کامیابیوں کا ذریعہ ہے۔ اسی سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں، بے قیاس وگمان روزی ملتی، گناہ معاف ہوتے ہیں، جنت ہاتھ آتی ہے اجر بڑھتا ہے اور ایک عجیب قلبی سکون واطمینان نصیب ہوتا ہے جس کے بعد کوئی سختی سختی نہیں رہتی، اور تمام پریشانیاں اندر ہی اندر کافور ہو جاتی ہیں۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمام دنیا کے لوگ اس آیت کو پکڑ لیں تو ان کو کافی ہو جائے۔

(تفسیر عثمانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للّٰہ وحدہ والسلام علی من لا نبی بعدہ

امابعد!

اللہ رب العالمین نے اس کائنات میں بہت ساری مخلوقات پیدا فرما کر اس میں سے انسان کو اشرف بنایا اور کائنات کی اکثر چیزیں انسان کی خدمت میں لگادیں۔ انسان ہر روز ان نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہا ہے اور دنیا میں اپنی زندگی کے دن گزار رہا ہے مگر عجیب بات یہ ہے کہ انسان یہ بات نہیں سوچتا ہے کہ یہ اتنی ساری نعمتیں جس خدا نے عطا فرمائی ہیں اس خدا کا مجھ پر کوئی حق بھی ہے یا نہیں؟ اور مزید یہ کہ اس نے مجھے اس کائنات میں کس لئے بھیجا؟ کیا زندگی کے دن صرف یوں ہی پورے کرنے کے لئے ہیں اور دنیاوی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا مقصود ہے؟ تو یہ کام انسان کے علاوہ دوسری مخلوقات بھی کر رہی ہیں مگر وہ بظاہر عقل وشعور نہ رکھنے کے باوجود بھی اپنے پروردگار کی یاد سے غافل نہیں ہیں، قرآن پاک میں اللہ رب العالمین کا ارشاد گرامی ہے:۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ط (سورۃ بنی اسرائیل ۱۷: ۴۴)

ترجمہ:۔اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحبؒ فوائد میں لکھتے ہیں۔یعنی ہر ایک مخلوق زبان سے یا حال سے اس کی پاکی اور خوبیاں بیان کرتی ہے لیکن تم اسے سمجھتے نہیں خواہ فکر و تامل نہ کرنے کی وجہ سے یا اس قوت کے فقدان کی وجہ سے جس کے ذریعہ بعض مخلوقات کی تسبیح قالی سنی اور سمجھی جا سکتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص باوجود سمجھنے کے قبول نہ کرے یا اس کے مقتضی پر عمل نہ کرے، تو یہ سمجھنا نہ سمجھنے ہی کے حکم میں ہے۔(تفسیر عثمانی ص ۳۹۴)

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ (سورۃ الجمعہ ۶۲ : ۱)

ترجمہ:۔جو مخلوقات آسمانوں میں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے وہ بادشاہ پاک ذات غالب حکمت والا ہے۔

تیسری جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ○

(سورہ ص ۳۸ : ۱۸)

ترجمہ:۔ بے شک ہم نے پہاڑوں کو اس کے تابع کر دیا تھا کہ وہ شام اور صبح کو تسبیح کرتے تھے۔

چوتھی جگہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:۔

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ

(سورۃ البقرۃ ۲:۷۴)

ترجمہ:۔ اور بعض (پہاڑ کے پتھر) ایسے بھی ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں۔

پانچویں جگہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝

(سورۃ مریم ۱۹:۹۰۔۹۱)

ترجمہ:۔ اور پہاڑ کے ٹکڑے ہو کر گر پڑیں اس لئے کہ انہوں نے رحمٰن کے لئے بیٹا تجویز کیا۔

یعنی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا تجویز کرتے ہیں ان کے اس کلمۂ کفر سے پہاڑوں پر خوف طاری ہو جاتا ہے اور وہ گرنے لگتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ خوف ان کے شعور وادراک کا پتہ دیتا ہے اور شعور اور ادراک کے بعد تسبیح کرنا کوئی امر مستبعد نہیں رہتا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے کہتا ہے کہ اے فلاں کیا تیرے اوپر کوئی ایسا آدمی

گذرا ہے جو اللہ کو یاد کرنے والا ہو؟ اگر وہ کہتا ہے کہ ہاں تو یہ پہاڑ اس سے خوش ہوتا ہے اس پر استدلال کے لئے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی: (وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝) اور پھر فرمایا: کہ جب اس آیت سے ثابت ہوا کہ پہاڑ کلمۂ کفر سننے سے متاثر ہیں ان پر خوف طاری ہو جاتا ہے تو کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ وہ باطل کلمات کو سنتے ہیں اور حق بات اور ذکر اللہ کو نہیں سنتے اور اس سے متاثر نہیں ہوتے۔

(قرطبی بحوالہ دقائق ابن مبارک)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی جن اور انسان اور درخت اور پتھر اور ڈھیلا ایسا نہیں جو مؤذن کی آواز سنتا ہے اور قیامت کے روز اس کے ایمان اور نیک ہونے کی شہادت نہ دے۔

(مؤطا امام مالک وسنن ابن ماجہ بروایت ابی سعید خدریؓ)

امام بخاریؒ نے بروایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نقل کیا ہے کہ ہم کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے جبکہ وہ کھایا جا رہا ہو، اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو کھانے کی تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔

صحیح مسلم میں بروایت حضرت جابر بن سمرہؓ مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میں مکہ مکرمہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو بعثتِ نبوت سے پہلے مجھے سلام کرتا تھا اور میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔ بعض حضرات

نے کہا کہ اس سے مراد حجرِ اسود ہے۔

امام قرطبیؒ نے فرمایا: کہ روایات حدیث اس طرح کے معاملات میں بہت ہیں اور اسطوانۂ حنانہ کی حکایت تو عام مسلمانوں کی زبان زد ہے جس کے رونے کی آواز صحابہ کرام نے سنی جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت اس کو چھوڑ کر منبر پر خطبہ دینا شروع کیا۔ ان روایات کے بعد اس میں کیا بُعد رہ جاتا ہے کہ زمین و آسمان کی ہر چیز میں شعور و ادراک ہے اور ہر چیز حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ اور ابراہیمؒ نے فرمایا: کہ یہ تسبیح عام ذی روح چیزوں میں بھی اور غیر ذی روح چیزوں میں بھی یہاں تک کہ دروازے کے کواڑوں کی آواز میں بھی تسبیح ہے۔

(معارف القرآن ج۵ ص ۴۸۸)

اللہ تعالیٰ نے انسان پر بے شمار نعمتیں نازل فرمائی ہیں چنانچہ سورۃ النحل میں اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (سورۃ النحل ۱۶ : ۱۸)

ترجمہ:۔ اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننے لگو تو ان کا شمار نہیں کر سکو گے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

خدا کی نعمتیں اس قدر ہیں کہ جن کا تم کسی طرح شمار نہیں کر سکتے یعنی ان بے شمار نعمتوں کا شکر پوری طرح کس طرح ادا ہو سکتا تھا لہٰذا ادائے

شکر میں جو کوتاہی رہ جاتی ہے خدا تعالیٰ اس سے درگزر کرتا اور تھوڑے سے شکر پر بہت اجر عطا فرما دیتا ہے یا یہ کہ کفرانِ نعمت کے بعد جو شخص توبہ کر کے شکر گذار بن جائے حق تعالیٰ اس کی پچھلی کوتاہیوں کو بخشتا اور آئندہ کے لئے رحمت مبذول فرماتا ہے بلکہ ناشکری کی حالت میں بھی اپنی رحمتِ واسعہ سے اس کو بالکلیہ محروم نہیں کرتا، ہزاروں طرح کی نعمتیں دنیا میں فائز کرتا رہتا ہے۔

(تفسیر عثمانی ص ۴۶۴)

مؤمنین پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان اور سب سے بڑی نعمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دنیا میں تشریف لانا ہے۔ قرآن پاک میں اس کو سب سے بڑا احسان فرمایا گیا ہے، چنانچہ اللہ جل جلالہ کا ارشادِ مبارک ہے:۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

(سورۂ آل عمران ۳:۱۶۴)

ترجمہ:۔ اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو ان میں انہی میں سے رسول بھیجا ہے ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور دانش سکھاتا ہے اگرچہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔

یعنی انہی کی جنس اور قوم کا ایک آدمی رسول بنا کر بھیجا جس کے پاس بیٹھنا، بات چیت کرنا، زبان سمجھنا، اور ہر قسم کے انوارات اور برکات کا استفادہ کرنا آسان ہے اس کے احوال، اخلاق، سوانح زندگی، امانت ودیانت، خدا ترسی وپاکبازی سے وہ اچھی طرح واقف ہیں، اپنی ہی قوم اور کنبے کے آدمی سے جب معجزات ظاہر ہوتے دیکھتے ہیں تو یقین لانے میں زیادہ سہولت ہوتی ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۱۲۲)

اب اس عظیم الشان احسان کا تقاضا کیا ہے؟ چنانچہ رب العلمین فرماتے ہیں:۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

(سورۃ الحشر ۵۹:۷)

ترجمہ:۔ اور جو کچھ رسول دے اسے لے لو، اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

یعنی مال وجائیداد وغیرہ جس طرح پیغمبر اللہ تعالیٰ کے حکم سے تقسیم کرے اسے بخوشی ورغبت قبول کرلو۔ جو ملے لے لو جس سے روکا جائے رک جاؤ اور اسی طرح اس کے تمام احکام اور اوامر ونواہی کی پابندی رکھو۔

(تفسیر عثمانی ص ۹۳۶)

اوامر ونواہی پر عمل کس طرح کیا جائے اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ (سورۃ الاحزاب ۳۳ : ۲۱)

ترجمہ:۔البتہ تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہے۔

یعنی پیغمبر کو دیکھو ان سختیوں میں کیا استقلال رکھتے ہیں حالانکہ سب سے زیادہ اندیشہ اور فکر ان ہی پر ہے مگر مجال ہے پائے استقلال ذرا جنبش کھا جائے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ملنے اور آخرت کا ثواب حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں اور کثرت سے خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات منبع البرکات بہترین نمونہ ہے، چاہیئے کہ ہر معاملہ ہر ایک حرکت وسکون اور نشست و برخاست میں ان کے نقش قدم پر چلیں اور ہمت واستقلال وغیرہ میں ان کی چال سیکھیں۔ (تفسیر عثمانی ص ۵۲۱)

اطاعت کرنے والوں کے لئے بہت بڑی کامیابی کا اعلان پروردگار عالم کی طرف سے ہوا۔ ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

(سورۃ الاحزاب ۳۳: ۷۱)

ترجمہ:۔اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا سو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈر کر درست اور سیدھی بات کہنے والے کو بہترین اور مقبول اعمال کی توفیق ملتی ہے اور تقصیرات معاف کی جاتی ہیں۔حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور رسول ؐ کی اطاعت ہی میں حقیقی کامیابی کا راز چھپا ہوا ہے۔جس نے یہ راستہ اختیار کیا مراد کو پہنچ گیا۔ (تفسیر عثمانی ص ۷۳۳)

نافرمانی کرنے والے ناکام اور نامراد ہو گئے، اللہ رب العالمین فرماتے ہیں۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

(سورۃ الاحزاب ۳۳: ۳۶)

ترجمہ:۔اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ کی نافرمانی کی وہ صریح گمراہ ہوا۔

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنا مؤمن کا فرض ہے۔ (تفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری ص ۶۷۴)

سلسلۂ نبوت میں سرکارِ دوعالم سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ آخری تاجدار نبوت ہیں جن کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○

(سورۃ الانبیاء ۲۱:۱۰۷)

ترجمہ:۔اورہم نے توتمہیں تمام جہان کے لوگوں کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اگر کوئی بد بخت اس رحمت عامہ سے خود ہی منتفع نہ ہو تو یہ اس کا قصور ہے۔آفتاب عالمتاب سے روشنی اور گرمی کا فیض ہر طرف پہنچتا ہے لیکن کوئی شخص اپنے اوپر تمام دروازے اور سوراخ بند کردے تو یہ اس کی دیوانگی ہوگی۔آفتاب کے عموم فیض میں کوئی کلام نہیں ہوسکتا، اور یہاں رحمۃ للعلمین کا حلقۂ فیض اس قدر وسیع ہے کہ جو محروم القسمت مستفید نہ ہونا چاہے اس کو بھی کسی نہ کسی درجہ میں بے اختیار رحمت کا حصہ پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ دنیا میں علوم نبوت اور تہذیب وانسانیت کے اصول کی عام اشاعت سے ہر مسلم وکافر اپنے مذاق کے موافق فائدہ اٹھاتا ہے، نیز حق تعالیٰ نے وعدہ فرمالیا ہے کہ پہلی امتوں کے برخلاف اس امت کے کافروں کو عام ومستاصل عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا۔میں تو یہ کہتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عام اخلاق کے علاوہ جن کافروں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے تھے وہ بھی مجموعۂ عالم کے لئے سراسر رحمت تھا۔کیونکہ اس کے ذریعہ سے اس رحمت کبریٰ کی حفاظت ہوتی تھی جس کے آپ حامل بن کر آئے تھے

اور بہت سے اندھے جو آنکھیں بنوانے سے بھاگتے تھے اس سلسلہ میں ان کی آنکھوں میں بھی خواہ مخواہ ایمان کی روشنی پہنچ جاتی تھی۔(تفسیر عثمانی ص۵۷۲)

اب جبکہ یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔اس رحمت سے اپنا حصہ حاصل کرنے کا بہترین اور آسان طریقہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا کی اتباع کی جائے۔اور یہ اتباع زندگی کے ہر لمحہ سے متعلق ہونا چاہیے۔گویا زندگی کا کوئی لمحہ اور کوئی کام اتباع سنت سے خالی نہیں ہونا چاہیے۔اب جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں کو اپناتا چلا جائے گا وہ اللہ تعالیٰ سے قریب ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنالیں گے۔

ہر عمل میں اتباع رسولؐ جہاں مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کی علامت بھی ہے اور جس اتباع کا مسلمانوں کا حکم دیا گیا ہے وہ درحقیقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ ہیں جنہیں محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنی اصلی شکل میں محفوظ فرمایا ہے اور چودہ سو سال گذرنے کے بعد اب بھی ہمارے پاس محفوظ ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہی تفصیل کے ساتھ ہر چیز سکھادی ہے یہاں تک کہ یہ بھی سکھایا ہے کہ جب قضائے حاجت کے لئے جائیں تو قبلہ رخ نہ بیٹھیں اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کریں۔اسی طرح سے

روزمرہ کی زندگی میں کھانا پینا ہر انسان کی ضرورت ہے۔اس ضرورت کے بارے میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آداب بیان فرمائے ہیں جن کے ذریعے کھانا کھانا عبادت بن جاتا ہے اور اتباع کے ساتھ اجر وثواب کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے۔گویا عادات سنت نبویؐ کے مطابق ہو جانے سے عبادات بن جاتی ہیں۔

دین اسلام کے پانچ بڑے بڑے شعبے ہیں۔عقائد،عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق۔ان میں سے اگر ایک شعبہ بھی چھوڑ دیا جائے گا تو دین مکمل نہیں ہوگا۔

دو حاضر میں مسلمانوں نے معاشرت کو دین سے بالکل خارج کر دیا ہے۔اس بارے میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرمایا کرتے تھے کہ:

''آج کل لوگوں نے معاشرت کو تو دین سے بالکل خارج کر دیا ہے اور اس میں دین کے عمل دخل کو لوگ قبول نہیں کرتے،حتی کہ جو لوگ نماز،روزے کے پابند ہیں بلکہ تہجد گذار ہیں۔ذکر وتسبیح کے پابند ہیں لیکن معاشرت ان کی بھی خراب ہے،دین کے مطابق نہیں ہے،جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کا دین ناقص ہے''۔

معاشرت کے معنی ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گذارنا ہے۔زندگی گزارنے کے طریقے کیا ہیں؟ یعنی لوگوں سے میل جول کس طرح سے

ہو۔کھانا کیسے کھایا جائے؟ پانی کس طرح پیئے؟۔یہ ساری باتیں شعبۂ معاشرت سے تعلق رکھتی ہیں۔اس سلسلہ میں کھانے پینے کے آداب کانمبر سب سے پہلے بیان کیا گیا ہے۔پیش نظر کتاب میں یہی آداب اوردعائیں جمع کی گئی ہیں کیونکہ آج کل اس کی بہت ہی زیادہ ضرورت ہے۔مسلمانوں کی زندگی سے سنت ایک ایک کر کے نکلتی چلی جارہی ہے اور غیروں کی نقالی میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے،اور یہ دوڑ اب ایک خطرناک شکل کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں میں ظاہری فرق بالکل ختم ہوتا جارہا ہے، اور مسلمان صرف صوم وصلوۃ کی پابندی کو کافی سمجھتے ہوئے دین کے بقیہ اجزاء پرعمل کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں ۔ اس پرعمل کرنا صرف ان کے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ باعث شرم بھی ہے۔اور اگر کوئی مسلمان اس دور میں دین اپنانے کی کوشش کرتا ہے تو لوگ لعن وطعن کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں۔اسی وجہ سے آج سنت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کی بہت ہی زیادہ ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی حالت پر رحم فرمائے اور ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

طالب دعا

لیاقت علی شاہ بن مولانا حافظ منظمر شاہ صاحبؒ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو
اکلِ حلال اور عمل صالح کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ (سورۃ المومنون ۲۳ : ۵۱)

ترجمہ:۔اے رسولو! ستھری چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو۔ بے شک میں جانتا ہوں جو تم کرتے ہو۔

یعنی سب پیغمبروں کے دین میں یہ ہی ایک حکم رہا کہ حلال کھانا، حلال راہ سے کماکر اور نیک کام کرنا۔ نیک کام سب خلق جانتی ہے۔ چنانچہ تمام پیغمبر نہایت مضبوطی اور استقامت کے ساتھ اکل حلال، صدق مقال اور نیک اعمال پر مواظبت اور اپنی امتوں کو اسی کی تاکید کرتے رہے۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ اسی طرح کا حکم جو یہاں رسولوں کو ہوا، عامہ مؤمنین کو دیا گیا۔ اس میں نصاریٰ کے رہبانیت کا بھی رد ہو گیا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر سے خاص مناسبت رکھتا ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کا کھانا، پینا، پہننا حرام کا ہو، اسے اپنی دعا کے قبول ہونیکی توقع نہیں رکھنا چاہئے اور بعض احادیث میں ہے کہ جو گوشت حرام سے اُگا ہو، دوزخ کی آگ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ العیاذ باللہ۔

حلال کھانے اور نیک کام کرنے والوں کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام کھلے چھپے احوال وافعال سے باخبر ہے۔اس کے موافق ہر ایک سے معاملہ کرے گا۔یہ رسولوں کو خطاب کرکے امتوں کو سنایا۔

(تفسیر عثمانی ص ۵۹۵)

کھانے اور پینے کا قرآنی حکم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(سورۃ الاعراف ۷:۳۱)

ترجمہ:۔کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ نکلو۔بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

آیت کا یہ حصہ جاہلیت کی اس رسم کو مٹانے کے لئے نازل ہوا کہ ایام حج میں اچھی غذا کھانے پینے کو گناہ سمجھتے تھے،لیکن عموم الفاظ سے یہاں بہت سے احکام ومسائل ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔کھانا پینا بقدر ضرورت فرض ہے

کھانا پینا شرعی حیثیت سے بھی انسان پر فرض ولازم ہے، باوجود قدرت کے کوئی شخص کھانا پینا چھوڑ دے یہاں تک کہ مرجائے، یا اتنا کمزور ہوجائے کہ واجبات بھی ادا نہ کرسکے تو یہ شخص عنداللہ مجرم وگناہگار ہوگا۔

۲۔ جب تک کسی چیز کی حرمت کسی دلیلِ شرعی سے ثابت نہ ہو جائے ہر چیز حلال ہے

ایک مسئلہ اس آیت سے احکام القرآن جصاص کی تصریح کے مطابق یہ نکلا کہ دنیا میں جتنی چیزیں کھانے پینے کی ہیں اصل ان میں یہ ہے کہ وہ سب جائز و حلال ہیں جب تک کسی خاص چیز کی حرمت و ممانعت کسی دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو جائے ہر چیز کو جائز و حلال سمجھا جائے گا۔

۳۔ کھانے پینے میں اسراف جائز نہیں

"وَلَا تُسْرِفُوْا" سے ثابت ہوا کہ کھانے پینے کی اجازت ہے بلکہ حکم ہے مگر ساتھ ہی اسراف کی ممانعت ہے، اسراف کے معنی ہیں حد سے تجاوز کرنا، پھر حد سے تجاوز کرنے کی کئی صورتیں ہیں۔

۴۔ اسراف کی مختلف صورتیں

(الف) ایک یہ کہ حلال سے تجاوز کر کے حرام تک پہنچ جائے اور حرام چیزوں کو کھانے پینے برتنے لگے، اس کا حرام ہونا ظاہر ہے۔

(ب) اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو بلا وجہ شرعی حرام سمجھ کر چھوڑ دے جس طرح حرام کا استعمال جرم و گناہ ہے اس طرح حلال کو حرام سمجھنا بھی قانونِ الٰہی کی مخالفت اور سخت گناہ ہے۔

(ت)اس طرح یہ بھی اسراف ہے کہ بھوک وضرورت سے زیادہ کھائے پیئے۔اسی لئے فقہاءؒ نے پیٹ بھرنے سے زائد کھانے کو ناجائز لکھا ہے۔

(ج) اسی طرح یہ بھی اسراف کے حکم میں ہے کہ باجود قدرت واختیار کے ضرورت سے اتنا کم کھائے جس سے کمزور ہوکرادائے واجبات کی قدرت نہ رہے۔

(د)سلف صالحین نے اس بات کواسراف میں داخل قرار دیا ہے کہ آدمی ہروقت کھانے پینے کے دھندے میں مشغول رہے،یااس کودوسرے اہم کاموں میں مقدم جانے جس سے یہ سمجھا جائے کہ اس کا مقصدزندگی یہی کھاناپینا ہے۔انہی حضرات کامشہورمقولہ ہے کہ ''خوردن برائے زیستن ست نہ زیستن برائے خوردن''یعنی کھانااس لئے ہے کہ زندگی قائم رہے،یہ نہیں کہ زندگی کھانے پینے کے لئے ہو۔

(ر)ایک حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کوبھی اسراف میں داخل فرمایاہے کہ جب کسی چیزکوجی چاہے اس کوضرورہی پوراکرلے۔''اِنَّ مِنَ الْاَسْرَافِ اَنْ تَاْکُلَ کُلَّ مَااشْتَهَيْتَ''

(ابن ماجہ عن انسؓ)

(ز)اسراف کرنے والوں کوقرآن حکیم نے شیاطین کابھائی قرار دیا ہے۔

إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۚ

(سورۃ بنی اسرآیل ۱۷:۲۷)

ترجمہ:۔فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔

۵۔کھانے پینے میں اعتدال ہی نافع دین ودنیا ہے

حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا: کہ بہت کھانے پینے سے بچو، کیونکہ وہ جسم کو خراب کرتا ہے، بیماریاں پیدا کرتا ہے، کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کرو کہ وہ جسم کی صحت کے لئے بھی مفید ہے اور اسراف سے دور ہے۔اور فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ فربہ جسم عالم کو پسند نہیں فرماتے (مراد یہ کہ جو زیادہ کھانے سے اختیاری فربہ ہوگیا ہو) اور فرمایا: آدمی اس وقت تک ہلاک نہیں ہوتا جب تک وہ نفسانی خواہشات کو دین پر ترجیح نہ دینے لگے۔(روح عن ابی نعیم)

۶۔کیا تمہارا شغل صرف کھانا پینا ہی رہ جائے

امام بیہقیؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ دن میں دو مرتبہ کھانا تناول فرمایا تو ارشاد فرمایا: اے عائشہؓ! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہارا شغل صرف کھانا ہی رہ جائے۔

فائدہ: دور حاضر کے مسلمانوں کو اس حدیث پر انتہائی درجہ میں

ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ غور و فکر کرنا چاہئے کہ واقعتاً ہمارا کام صرف کھانا پینا ہی رہ گیا ہے۔ ایک ناشتہ اور دو وقت کھانا اور اس پر عصرانے کا اضافہ اور چائے بے شمار یہ تو عام معمول بن چکا ہے۔ اور دوسری چبانے والی اشیاء اس سے الگ ہیں۔

۷۔ صرف دو باتوں سے بچو

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ: جو چاہو کھاؤ پیو اور جو چاہو پہنو صرف دو باتوں سے بچو، ایک یہ کہ اسراف یعنی قدرِ ضرورت سے زیادتی نہ ہو، دوسرے فخر و غرور نہ ہو۔

۸۔ ہر کام میں درمیانی کیفیت محبوب ہے

درمیانہ روی کا یہ حکم جو کھانے پینے کے متعلق مندرجہ بالا آیت میں ہے صرف کھانے پینے کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ پہننے اور رہنے سہنے کے ہر کام میں درمیانی کیفیت پسند اور محبوب ہے۔

۹۔ صحت مند رہنے کا زرین اصول

امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: معدہ بدن کی حوض ہے، سارے بدن کی رگیں اسی حوض سے سیراب ہوتی ہیں، اگر معدہ درست ہے تو ساری رگیں یہاں سے صحت مند غذا لے کر لوٹیں گی، اور اگر وہ خراب

ہے تو ساری رگیں بیماری لے کر بدن میں پھیلیں گی۔

۱۰۔ ساری فن طب وحکمت کا خلاصہ

تفسیر روح المعانی میں ہے کہ امیر المومنین ہارون الرشید کے پاس ایک نصرانی طبیب علاج کے لئے رہتا تھا اس نے علی بن حسین بن واقد سے کہا کہ تمہاری کتاب یعنی قرآن میں علم طب کا کوئی حصہ نہیں ہے، حالانکہ دنیا میں دو علم علم ہیں ایک علم ادیان، دوسرا علم ابدان جس کا نام طب ہے۔ علی بن حسین نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے سارے فن طب وحکمت کو آدھی آیت قرآنی میں جمع کر دیا ہے، وہ یہ کہ ارشاد فرمایا: ﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا﴾ (اور تفسیر ابن کثیر میں یہ قول بعض سلف کے حوالہ سے بھی نقل کیا ہے) پھر اس نے کہا کہ اچھا تمہارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کلام میں بھی طب کے متعلق کچھ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات میں سارے فن طب کو جمع کر دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معدہ بیماریوں کا گھر ہے، اور مضر چیزوں سے پرہیز ہر دواء کی اصل اور ہر بدن کو وہ چیز دو جس کا وہ عادی ہے۔ (کشاف، روح)

نصرانی طبیب نے یہ سنکر کہا کہ تمہاری کتاب اور تمہارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جالینوس کے لئے کوئی طب نہیں چھوڑی۔

(محدثین نے ان روایات حدیث کے الفاظ میں کچھ کلام کیا ہے، لیکن کم کھانے اور محتاط رہنے کی تاکیدات جو بے شمار احادیث میں موجود ہیں

ان پر سب کا اتفاق ہے)۔

(تفسیر روح المعانی، معارف القرآن ج ۳ ص ۵۴۴ تا ۵۴۷)

گنجائش کے مطابق خرچ میں تنگی نہ کرے

وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰـهُ اللّٰهُ ۔

(سورۃ الطلاق ۶۵:۷)

ترجمہ:۔ اور تنگ دست ہو تو جو کچھ اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔

خلاصہ تفسیر:۔ اور جس کی آمدنی کم ہو تو اس کو چاہئے کہ اللہ نے اس کو جتنا دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔ (یعنی امیر آدمی اپنی حیثیت کے موافق خرچ اٹھاوے اور غریب آدمی اپنی حیثیت کے موافق)۔ (بیان القرآن)

دست غیب کا عمل

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔ ایک نابینا طالب علم نے اپنے وہم و تخیل کی بنا پر مجھے مجبور کیا کہ مجھے بھی دستِ غیب کا عمل سکھا دو، میں نے اس کو اس آیت کے مدلول پر عمل کرنے کو کہہ دیا۔ گو اس آیت کا شانِ نزول اور کچھ ہے مگر اشارہ عام مضمون کی طرف ہے میں نے کہا کہ یہ وعدہ ایزدی ہے اس کے خلاف ناممکن ہے اور امت میں سے بہت سے لوگوں کا یہی تجربہ ہے۔ علماء نے بیان کیا ہے کہ جو ایسا کرے گا اس

کی روزی میں وسعت ہوگی۔

(فضل الباری شرح اردو صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۰۸)

کھانا کھانے کے آداب اور پاکیزگی کی اہمیت

۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کی برکت یہ ہے کہ اس سے قبل وضو کیا جائے۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے کی برکت اس سے قبل اور اس کے بعد وضو کرنے میں ہے۔

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۷۲)

فائدہ:۔ لغت عربی میں صرف ہاتھ منہ دھونے کو بھی وضو کہا جاتا ہے اور یہ وضو لغوی کے نام سے مشہور ہے۔ (شمائل ترمذی مترجم ص ۱۴۲)

علماء نے لکھا ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے میں برکت کا مطلب یہ ہے کہ کھانے میں زیادتی ہوتی ہے، کھانے والوں کا شکم سیر ہو جاتا ہے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے برکت کا مفہوم یہ ہے کہ جن فوائد اور مقاصد کے لئے کھانا کھایا جاتا ہے وہ پورے ہوتے ہیں، کھانا بدن کا جز بنتا ہے، نشاط پیدا کرتا ہے، عبادت اور عمدہ اخلاق پر تقویت کا سبب بنتا ہے۔ (شمائل ترمذی مترجم ص ۱۴۴)

۲۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت)

میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے بیٹے! بسم اللہ پڑھا کرو، داہنے ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں وہاں سے کھایا کرو جو تم سے قریب ہو۔ چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھاتا ہوں۔ (صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۱۰)

فائدہ: بسم اللہ کہنا بالاتفاق سنت ہے اور دائیں ہاتھ سے کھانا جمہور کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے اس لئے کہ بائیں ہاتھ سے کھانے والے شخص پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی تھی تو اس کا ہاتھ شل ہو گیا تھا۔ (شمائل ترمذی مترجم ص ۱۴۵)

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی کھانے لگے تو بسم اللہ پڑھے اور اگر بھول جائے تو کہے: **بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ**.

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۸، المستدرك على الصحيحين للامام الحاكم ج ۵ ص ۱۴۷)

۴۔ اسی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے چھ صحابہؓ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور دو لقموں میں پورا کھانا کھا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے بسم اللہ پڑھی ہوتی تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی تھا۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۸)

فائدہ:۔ علماء نے لکھا ہے بسم اللہ کو آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے تاکہ

دوسرے ساتھیوں کو اگر خیال نہ رہے تو یاد آ جائے۔

(شمائل ترمذی مترجم ص ۱۴۵)

کھانا ایک ساتھ کھانے کی برکت

۵۔حضرت وحشی بن حرب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے فرمایا: یارسول اللہ! ہم کھانا تو کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ شاید تم الگ الگ کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا: کہ اپنے کھانے پر جمع ہو جایا کرو، اور کھانے کے وقت اللہ کے نام کے ساتھ ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کھانے میں تمہارے لئے برکت ڈال دے گا۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۷۲)

کھانے میں شیطان سے محفوظ رہنے کے لئے ذکر الٰہی کی فضیلت

۶۔حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور اپنے کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہاں تمہارے لئے رات گذارنے کی جگہ نہیں ہے اور نہ رات کا کھانا ہے اور جب کوئی گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں

کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات کی جگہ پالی اور جب وہ کھانے کے وقت بھی ذکر نہیں کرتا تو کہتا ہے کہ تم نے رات گذارنے کی جگہ حاصل کر لی اور کھانا بھی پالیا۔ (سنن ابی داود ج ۲ ص ۱۷۲)

فائدہ:۔ بغیر بسم اللہ کے کھائے جانے والے کھانے میں شیطان شامل ہو جاتا ہے اور اس کھانے میں سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت ذکر اللہ سے بالکل غافل نہیں رہنا چاہیے۔

دائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کی مخالفت ہے

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پانی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

(سنن ابی داوٗد ج ۲ ص ۱۷۴)

کھاتے وقت بسم اللہ بھول جائے تو آخر میں پڑھ لینا چاہیئے

۸۔ حضرت مثنی بن عبدالرحمٰنؒ الخزاعیؒ اپنے چچا حضرت امیہ بن مخشیؓ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے تھے روایت

کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا، پس اس نے اللہ کا نام نہیں لیا یہاں تک کہ اس کے کھانے میں سوائے ایک لقمہ کے کچھ نہ بچا، جب اس نے اس لقمہ کو اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہنے لگا "بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا: شیطان مسلسل اس کے ساتھ کھانے میں مشغول رہا جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اس نے جو کچھ پیٹ میں تھا اسے قے کر دیا (یعنی شیطان نے)۔

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۷۳، السنن الکبری کتاب عمل الیوم واللیلۃ للامام النسائی ج ۶ ص ۷۸)

ٹیک لگا کر کھانا ممنوع ہے

۹۔ حضرت ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۱۲، سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۷۳)

بسیار خوری کی ممانعت

۱۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا کرتے تھے پھر وہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے، اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مؤمن ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں سے کھاتا ہے۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۱۸۲)

کھانے میں عیب نکالنا منع ہے

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر مرغوب ہوا تو کھالیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔ (صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۱۴)

ریشمی کپڑوں اور سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال ممنوع ہے

۱۲۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ریشم اور دیباج ریشمی کپڑا نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پیو اور نہ ان کے پلیٹوں میں کچھ کھاؤ۔ کیونکہ یہ چیزیں ان کے لئے (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔ (صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۱۶)

گوشت دانتوں سے نوچ کر کھانے کی فضیلت

۱۳۔ حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میرے والد نے میری شادی کے موقع پر دعوت کا اہتمام کیا جس میں صفوان بن امیہؓ بھی شامل تھے انہوں نے نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

گوشت دانتوں سے نوچ کر کھایا کرو کیونکہ یہ اس طرح کھانے سے زیادہ زود ہضم ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی ج۲ص۵)

کھانے کی چیزوں میں پڑوسیوں کا حق

۱۴۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نیک کام کو حقیر نہ سمجھے اور اگر کوئی نیک کام نظر نہ آئے تو اپنے بھائی سے ہی خندہ پیشانی سے مل لیا کرو اور جب گوشت خریدو یا ہنڈیاں پکاؤ تو شوربہ زیادہ کرلیا کرو اور اس میں سے کچھ پڑوسی کے ہاں بھیج دیا کرو۔ (جامع ترمذی ج۲ص۵)

کھانے میں کفایت شعاری

۱۵۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے اور تین کا چار آدمیوں کیلئے کافی ہے۔ حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے اور دو کا چار کیلئے اور چار کا آٹھ کیلئے کافی ہے۔

(جامع ترمذی ج۲ص۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا تناول فرمانے کا طریقہ

۱۶۔ حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمانے کی تھی اور دھونے سے پہلے ان کو چاٹ بھی لیا کرتے تھے۔

(مشکوٰۃ عن مسلم ص ۳۶۳، شمائل ترمذی ص ۱۰)

کھانا تناول فرمانے کا سادہ طریقہ

۱۷۔ حضرت قتادہؓ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ: میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹے پیالوں میں (ایک وقت میں مختلف قسم کا) کھانا کھایا ہو اور نہ کبھی آپ نے پتلی روٹیاں (چپاتیاں) کھائیں اور نہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر کھایا۔ قتادہؓ سے پوچھا گیا پھر کس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے؟ فرمایا: کہ سفرہ (عام دسترخوان) پر۔ (صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۱۱)

کدّو اور زیتون کھانے کی فضیلت

۱۸۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے ایک) درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت میں ایک پکا ہوا کدّو پیش کیا گیا۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے (رغبت کے ساتھ) کھانے لگے اسی وقت سے میں بھی کدّو پسند کرتا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔

(صحیح البخاری ج ۲ص ۸۱۷)

فائدہ:۔طب کی کتابوں میں کدّو کے بہت سے منافع لکھے ہیں منجملہ ان میں یہ بھی ہے کہ عقل کو تیز کرتا ہے۔دماغ کو قوت دیتا ہے۔

(شمائل ترمذی مترجم ص ۱۲۴)

۱۹۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ زیتون کا تیل کھاؤ اور مالش میں بھی استعمال کرو اس لئے کہ وہ مبارک درخت سے پیدا ہوتا ہے۔

(شمائل ترمذی ص ۱۱، جامع ترمذی ج ۲ص ۷)

فائدہ:۔ابونعیم نے نقل کیا ہے کہ اس میں ستر بیماریوں کی شفا ہے جن میں سے ایک جذام ہے۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس کی ہر چیز میں منافع ہے اس کا تیل جلانے کے کام آتا ہے، کھانے کے کام آتا ہے۔ دباغت کے کام آتا ہے ایندھن جلانے کے کام میں لایا جاتا ہے حتی کہ اس کی راکھ ریشم دھونے کے لئے خاص طور سے مفید ہے۔

کہتے ہیں کہ اس کے درخت کی عمر بہت ہوتی ہے، چالیس سال کے بعد تو پھل لاتا ہے اور ایک ہزار برس کی عمر اکثر ہوتی ہے اس کے منافع طب

کی کتب میں بکثرت ذکر کیے گئے ہیں۔

(شمائل ترمذی مترجم ص ۱۲۳)

۲۰۔ حضرت طالوت کہتے ہیں کہ میں حضرت انسؓ بن مالک کے ہاں پہنچا تو وہ کدو کھاتے ہوئے فرمارہے تھے کہ اے درخت میں تجھ سے کس قدر محبت کرتا ہوں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے پسند فرماتے تھے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۷)

سرکہ ایک مستقل سالن ہے

۲۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرکہ کتنا بہترین سالن ہے۔ حضرت ام ہانیؓ بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا کیا کچھ ہے؟ عرض کیا نہیں، البتہ چند سوکھی روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاؤ وہ گھر جس میں سرکہ ہو سالن کا محتاج نہیں۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۶)

شیطان کے لئے کھانا نہ چھوڑے

۲۲۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا شیطان تمہارے ہر کام کے وقت موجود ہوتا ہے، یہاں تک کہ کھانا کھانے کے وقت بھی جب تمہارا لقمہ گر جائے تو اس کو چاہئے

کہ اٹھالے اور صاف کر کے کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب کھانا کھا چکے تو انگلیوں کو چاٹ لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ (مشکوٰۃ عن مسلم ص ۳۶۳)

پیالے کے درمیان میں برکت کا نزول

۲۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا: کناروں سے کھاؤ، درمیان سے نہ کھاؤ۔ اس لئے کہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ عن ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، ص ۳۶۶)

کھانے کے بعد برتن صاف کرنے کی فضیلت

۲۴۔ حضرت ام عاصمؓ جو کہ سنان بن سلمہ کی ام ولد ہیں فرماتی ہیں کہ نبیشۃ الخیر ہمارے ہاں داخل ہوئیں تو ہم لوگ ایک پیالے میں کھانا کھا رہے تھے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی پیالے میں کھانا کھانے کے بعد اسے چاٹ لے تو پیالہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۳)

اللہ تعالیٰ کس بندے سے راضی ہوتا ہے؟

۲۵۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو ایک لقمہ یا ایک

گھونٹ پانی پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۴)

کھانے میں خادم کا حصہ اس کا حق ہے

۲۶۔ حضرت محمد نے جو زیاد کے صاحبزادے ہیں کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کا خادم اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا ہے تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیاری کی مشقتیں برداشت کی ہیں۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۲۰، سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۸۲)

ہاتھ صاف کئے بغیر سونا منع ہے

۲۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چکنے ہاتھ لے کر بغیر دھوئے سو جائے اور پھر اسے کوئی نقصان لاحق ہو جائے تو سوائے اپنے نفس کے کسی کو ملامت نہ کرے۔

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۸۲)

کھانا کھانے کے بعد ہاتھ صاف کرنے کا طریقہ

۲۸۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے ہاتھ کو ہرگز رومال

سے صاف نہ کرے یہاں تک کہ انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا چٹوا دے۔

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۸۲)

دعوت کرنے والے کے لئے دعا کرنا

۲۹۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ابوالہیثمؓ بن التیہان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا بنایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو دعوت دی۔ جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: اپنے بھائی کو اس کھانے کا بدلہ دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس کا بدلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ: جب کوئی شخص کسی کے گھر میں جائے اور اس کا کھانا کھائے، اس کا پانی پیئے اور اس کے واسطے دعا کرے تو یہی اس کا بدلہ ہے۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۸۲)

کھانے میں مکھی گر جانے کا حکم

۳۰۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اگر مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں گر جائے تو اسے ڈبو دو۔ (کھانے میں) اس لئے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور بے شک وہ اپنا بیماری والا پر ڈالتی ہے لہٰذا چاہئے کہ اسے پورا غوطہ دیدے۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۸۱)

(فائدہ: یہ حکم استحبابی ہے)۔

سالنوں کا سردار

۳۱۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے۔

(مشکوٰۃ عن ابن ماجہ ص ۳۶۸)

کھاتے وقت جوتے اتارنے کا حکم اور فائدہ

۳۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو جوتے اتار ڈالو اس لئے کہ جوتوں کے اتار ڈالنے سے قدموں کو بہت زیادہ آرام ملتا ہے۔

(مشکوٰۃ عن دارمی ص ۳۶۸)

کھانا ٹھنڈا کر کے کھانے کی فضیلت

۳۳۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس جب ثرید لایا جاتا تو وہ اس کو ڈھانک کر رکھ دینے کا حکم دیتیں چنانچہ اس کو ڈھانک کر رکھ دیا جاتا یہاں تک کہ اس کی بھاپ نکل جاتی (یعنی اس کی گرمی کم ہو جاتی یا بالکل ٹھنڈا ہو جاتا) اور فرماتیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ کھانے میں سے گرمی کا نکل جانا بڑی برکت کا موجب ہے۔

(مشکوٰۃ عن دارمی ص ۳۶۸)

کھانے کا برتن صاف کرنے والے کے لئے دعا

۳۴۔حضرت نبیشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پیالے میں کھائے اور پھر اس کو چاٹ لے تو پیالہ اس کو مخاطب کرکے کہتا ہے خداوند تعالیٰ تجھ کو دوزخ سے بچائے جس طرح تو نے مجھ کو شیطان سے بچایا۔ (مشکوٰۃ عن زرین ص ۳۶۸)

کھانا اٹھانے سے قبل اٹھنا منع ہے

۳۵۔حضرت مکحولؒ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا اٹھانے سے قبل کھڑے ہونے سے منع فرمایا۔

(شعب الایمان للامام البیہقی ج ۵ ص ۱۲۵)

رات کے کھانے کی برکت

۳۶۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کا کھانا ضرور کھایا کرو اگرچہ ایک مٹھی کھجور ہی سہی اس لئے کہ رات کا کھانا ترک کرنا بڑھاپے کا موجب ہے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۷)

فائدہ:۔ابونعیم نے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ہی سوجانے سے منع فرماتے اور منقول ہے کہ یہ دل کی قساوت پیدا کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اطباء کی ہدایت ہے جو حفظان صحت چاہتا ہو

اُسے طعامِ شب سے فارغ ہونے کے بعد چہل قدمی کرنی چاہئے خواہ وہ ایک سو قدم ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً نہیں سوتے تھے کیونکہ یہ بہت زیادہ ضرر رساں ہے اور ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ (کھانے کے بعد) نماز پڑھتے تاکہ قعر معدہ میں غذا کا استقرار ہو جائے اور ہضم میں آسانی ہو۔ یہ صورت صحت کے لئے بہتر ہے۔

(زاد المعاد فی ھدی خیر العباد۔ حافظ ابن قیم جوزی ج ۴ ص ۲۰۴)

غذا کو معتدل کر کے کھانا چاہئے

۳۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۶)

۳۸۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۶)

فائدہ:۔ بعض چیزیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیک وقت نہیں کھاتے تھے اس کی حکمت کے بارے میں علامہ حافظ ابن قیم جوزیؒ فرماتے ہیں: اور جو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اغذیہ اور ماکولات پر غور کرے گا اسے محسوس ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ اور مچھلی ایک ساتھ استعمال نہیں فرماتے تھے اور نہ دودھ اور کھٹی چیز، نہ دو گرم غذاؤں یا سرد غذاؤں کو جمع کرتے تھے، اور نہ دو قابض نہ دو اسہال، اور نہ دو غلیظ نہ دو ملین غذاؤں کو اور نہ دو ایسی غذاؤں کو جمع فرماتے جو ایک خلط کی صورت میں تحلیل ہو جاتی

ہوں، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مختلف غذاؤں مثلاً قابض اور سہل، سریع الہضم اور دیر ہضم، بھنی ہوئی اور پکی ہوئی، تازہ اور باسی، دودھ اور انڈا، گوشت اور دودھ کو جمع نہ فرماتے تھے اور نہ شدت حرارت میں کھانا کھاتے، اور نہ باسی چیز کھاتے اور نہ ہی متعفن اور چٹ پٹی چیزیں استعمال فرماتے، یہ تمام انواع صحت واعتدال کو ختم کرنے کی ذمہ دار اور ضرر رساں ہیں۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اغذیہ کے ضرر کی دوسری اغذیہ کے ذریعے اصلاح فرمالیتے تھے بشرطیکہ ایسا ممکن ہو۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غذا کی حرارت دوسری غذا کی برودت سے ایک کی یبوست دوسری کی رطوبت سے زائل کر لیتے تھے جیسے ککڑی اور کھجور ملا کر اصلاح فرمایا کرتے۔

(زادالمعاد فی ہدی خیر العباد، علامہ حافظ ابن قیم جوزی ج ۴ ص ۲۰۴)

کھانے میں برکت حاصل کرنے کا طریقہ

۳۹۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کے گھر میں (خیر) برکت زیادہ ہو تو وہ وضو کر لے، جب صبح کا کھانا آوے اور جب کھانے سے فارغ ہو۔

(سنن ابن ماجہ ص ۲۳۵)

فائدہ:۔ اس سے مفلسی کبھی نہیں آتی اور وضو سے مراد ہاتھ اور منہ کا (چکنائی وغیرہ سے) دھونا ہے۔ (انجاح الحاجۃ)

۴۰۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب کھانے کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہاتھ دھوتے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد للامام الصالحی الشامی ج ۷ ص ۱۶۶)

کھانا کھانے کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام سے

۴۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ تو اللہ کا نام لو پس اگر بھول جائے ذکر اللہ کرنا اس کے شروع میں، تو یہ کہے بسم الله اوله واخره. (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۷۳)

ترجمہ: میں نے اس کے اول اور آخر میں اللہ کا نام لیا۔

۴۲۔ امام احمدؒ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کھانا لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ پڑھتے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۱۷۰)

کھانا پیش ہونے کے وقت کی دعاء

۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کھانا پیش کیا جاتا تو (یہ دعا) فرماتے۔

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ"

(کتاب الدعاء امام طبرانی ص ۲۷۸)

ترجمہ: "اے اللہ ہمارے رزق میں جو تو نے ہمیں دیا ہے برکت عطا فرما

اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا اللہ کے نام (کی برکت) سے"۔

۴۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کھانا شروع کرو تو کہو۔

"بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ"

(المستدرك على الصحيحين للامام الحاكم كتاب الاطعمه ج ۵ ص ۱۴۶)

ترجمہ: "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام اور اللہ کی برکت سے"

۴۵۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وہ نعمت ہے جس کے متعلق تم سے قیامت کے روز پوچھا جائے گا یہ بات صحابہ کرامؓ کو دشوار معلوم ہوئی (تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب تم کھانا شروع کرو تو کہو" بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ "اور جب تم سیر ہو جاؤ تو کہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ "

بے شک یہ کہنا اس (نعمت) کا شکریہ اور بدلہ ہے۔

(شعب الایمان، للامام البیہقی ج ۴ ص ۱۴۵، ۱۴۶)

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے ہمیں شکم سیر کیا اور سیراب کیا اور ہمارے اوپر انعام اور فضل فرمایا۔"

کھانے پر شیطان کا مسلط ہونا

۴۶۔حضرت حذیفہ بن الیمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا اس پر شیطان مسلط ہوجاتا ہے۔(شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال کرلیتا ہے)۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۷۲، سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۷۳)

کوڑھی کے مریض کو شریکِ طعام کرنا

۴۷۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنے پیالے میں شریک طعام کرلیا پھر فرمایا:

"بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ"

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۴، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۵۶۸)

ترجمہ:"اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اس پر بھروسہ کرتے ہوئے"

ہر لقمہ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر

۴۸۔حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتے ہیں جو ایک لقمہ کھائے

توالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور ایک گھونٹ پانی پیئے توالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔

(صحیح مسلم ج ۲ص ۳۵۲ جامع الترمذی ج ۲ص ۴ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ص ۵۶۳)

۴۹۔ ابو نعیم نے حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے فرمایا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اول لقمہ لیتے تو فرماتے: "یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ"

(سبل الہدیٰ والرشاد للامام الصالحی الشامی ج ۷ص ۱۶۵)

ترجمہ: "اے وسیع مغفرت والے"

۵۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ کھانا کھا رہے تھے اور ہر تین لقمہ پر بِسْمِ اللّٰہِ فرمارہے تھے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد للامام الصالحی الشامی ج ۷ص ۱۷۰)

فراغت طعام پر دعائیں

۵۱۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے یا (پانی) پیتے تو (یہ دعا) فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

(شعب الایمان للامام البیہقی ج ۵ص ۱۲۳، جامع ترمذی ج ۲ص ۱۸۴، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ص ۵۶۴، سنن ابی داؤد کتاب الاطعمۃ ج ۲ص ۱۸۲، السنن الکبری کتاب عمل الیوم واللیلۃ للامام احمد بن شعیب النسائی ج ۶ص ۷۹ سنن ابن ماجہ ص ۲۳۶ الاذکار امام نووی ص ۱۶۴)

ترجمہ: "سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا

اور مسلمان بنایا''

۵۲۔حضرت سہل بن معاذ بن انسؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کھانا کھایا پھر (یہ دعا) پڑھی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔

تو اس کے اگلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۴، الاذکار نووی ص ۱۶۴،

سنن ابن ماجہ ص ۲۳۶، سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۰۲)

۔ وفی روایۃ: ھٰذا الطعام۔ عمل الیوم واللیلۃ، ابن سنی ص ۱۵۹

ترجمہ:۔''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ (کھانا) کھلایا اور مجھے نصیب کیا بغیر میری قوت اور کوشش کے۔''

۵۳۔حضرت سعید بن ابی ہلال نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فراغت طعام پر یہ دعا کی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ فَاَشْبَعَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَاَرْوَانِیْ بِلَا حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔

تو اس نے کھانے کا شکریہ ادا کر دیا۔ (عمل الیوم واللیلۃ، ابن سنی ص ۱۵۹)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کی جس نے مجھے کھلایا پس شکم سیر کیا اور پلایا پس سیراب کیا بغیر میری قوت اور طاقت کے صرف کرنے کے''

۵۴۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے یا (پانی) پیتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۸۲، شعب الایمان للامام البیہقی ج ۴ ص ۱۱۴، السنن الکبری کتاب عمل الیوم واللیلۃ للامام النسائی ج ۶ ص ۷۹، ابن سنی ص ۱۵۹، الاذکار امام نووی ص ۱۶۴)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اس کو خوشگوار بنایا اور اس کے (بدن سے) نکلنے کا راستہ بنایا۔''

۵۵۔ حضرت ابوسلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے (تو یہ دعا) فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاٰوَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَيْنَا وَاَفْضَلَ، نَسْئَلُهٗ بِرَحْمَتِهٖ اَنْ يُّجِيْرَنَا مِنَ النَّارِ، فَرُبَّ غَيْرِ مَكْفِيٍّ لَا يَجِدُ مُنْقَلَبًا وَّلَا مَاْوٰی۔

(سبل الہدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۱۷۹، مجمع الزوائد للحافظ الہیثمی ج ۵ ص ۳۱)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا، تمام تعریفیں اس اللہ پاک کے لئے جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں ٹھکانہ دیا، تمام تعریفیں اس اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے جس نے ہمارے اوپر انعام اور فضل فرمایا، ہم اس سے اسکی رحمت کے طفیل سوال کرتے ہیں کہ ہمیں (جہنم کی) آگ سے نجات عطا فرما، پس بہت ہی محروم ہیں وہ جو نہ کفایت، نہ پلٹنے کی جگہ اور نہ کوئی ٹھکانہ پاتے ہیں۔''

۵۶۔ حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھایا گیا (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۲۰، جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۳، سنن ابی داؤد کتاب الاطعمۃ ج ۲ ص ۱۸۲، السنن الکبریٰ کتاب عمل الیوم واللیلۃ للامام النسائی ج ۶ ص ۷۹، سنن ابن ماجہ ص ۲۳۶)

ترجمہ: ''تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے (ایسی تعریف) جو بہت زیادہ پاک ہو بابرکت ہو اے ہمارے رب ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں''

۵۷۔ حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب اپنا دستر خوان اٹھاتے تو (یہ دعا) فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاَرْوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مَکْفُوْرٍ اور ایک مرتبہ فرمایا:

لَکَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی رَبَّنَا۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۲۰، شعب الایمان للامام البیہقی ج ۵ ص ۱۲۲)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا، نہ اس پر کفایت نہ انکار و ناشکری''

''اے ہمارے پروردگار! ساری تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں نہ اس پر کفایت کی گئی ہو نہ وہ چھوڑی گئی ہو نہ اس سے بے پرواہی کی گئی ہو اے ہمارے رب''۔

۵۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن جبیرؒ تابعی ایک صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے آٹھ سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: بِسْمِ اللّٰہِ اور جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَطْعَمْتَ وَاَسْقَيْتَ، وَاَغْنَيْتَ وَ اَقْنَيْتَ، وَهَدَيْتَ وَاَحْيَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَآ اَعْطَيْتَ۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۸، عمل الیوم واللیلۃ، ابن سنی ص ۱۵۸، الاذکار امام نووی ص ۱۶۴)

ترجمہ: ''اے اللہ آپ نے کھلایا اور پلایا، اور آپ نے غنی بنایا اور سرمایہ (دیگر محفوظ اور) باقی رکھا، اور آپ نے ہدایت دی اور حیات بخشی، آپ ہی کے لئے تعریف ہے اس پر جو آپ نے عطا فرمایا''۔

۵۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ مَنَّ عَلَيْنَا وَهَدَانَا وَالَّذِىْ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا، وَكُلَّ الْاِحْسَانِ اٰتَانَا۔

(عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی ص ۱۵۸، کتاب الدعاء امام طبرانی ص ۲۷۹، الاذکار امام نووی ص ۱۶۴)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اس اللہ پاک کے لئے جس نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں ہدایت سے نوازا اور جس نے ہمیں شکم سیر کیا اور سیراب کیا، اور ہر قسم کے احسانات کی بخشش کی''۔

۶۰۔ حضرت حارث بن حارث ؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے فراغت طعام پر سنا (وہ یہ دعا) فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَطْعَمْتَ وَأَسْقَيْتَ وَأَشْبَعْتَ وَأَرْوَيْتَ لَكَ الْحَمْدُ غَيْرَ مَكْفُوْرٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْكَ رَبَّنَا۔

(مجمع الزوائد للحافظ الہیثمی ج ۵ ص ۳۱، شعب الایمان للامام البیہقی ج ۵ ص ۱۲۳)

۱ وفی روایۃ مستغنی عنہ ۔ابن سنی کی روایت میں صبح وشام کے کھانے کے بعد اس دعا کا ذکر ہے۔ (عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۶۴)

ترجمہ: ’’اے اللہ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں آپ نے کھلایا اور پلایا، شکم سیر کیا اور سیراب کیا، پس آپ ہی کے لئے تعریفیں ہیں جس میں نہ ناشکری کی گئی نہ چھوڑی گئی اور نہ آپ سے بے پروائی برتی گئی اے ہمارے پروردگار‘‘۔

۶۱۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَأَشْبَعَنَا وَأَرْوَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ وَمَصِيْرُهٗ إِلَى النَّارِ۔

(کتاب الدعاء۔ امام طبرانی ص ۲۷۹)

ترجمہ: ’’تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور شکم

سیر کیا اور سیراب کیا اور ہماری کفایت فرمائی اور نعمتوں سے نوازا، کتنے محروم ایسے ہیں کہ ان کی کوئی کفایت کرنے والا نہیں اور نہ کوئی ان کا ٹھکانہ ہے اور ان کی جگہ آگ کی طرف ہے یعنی جہنم ہے''۔

۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے (تو) فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا فَاَشْبَعَنَا وَسَقَانَا فَاَرْوَانَا۔

(شعب الایمان للامام البیہقی ج۵ ص۱۲۳)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پس شکم سیر کیا اور پلایا پس سیراب کیا''۔

۶۳۔ (الف) حضرت ہشام بن عروۃ اپنے والد سے راویت کرتے ہیں بیشک ان کے سامنے کھانے پینے کی کوئی چیز آتی یہاں تک کہ دوا بھی، تو اس کو کھاتے پیتے مگر (یہ دعا) فرماتے:۔ (موطا امام مالک کتاب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب جامع ماجاء فی الطعام والشراب ص ۸۱۱ ط: دار ابن حزم، بیروت)

(ب) حضرت ہشامؒ سے مروی ہے فرمایا: میرے والد ہر کھانے پینے یہاں تک کہ دوائی پینے کے بعد بھی (مندرجہ ذیل) دعا پڑھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ۔ ج۵ ص۵۶۴)

(ج) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کبھی کوئی کھانے کی یا پینے کی چیز حتی کہ دوائی تک نہیں لائی گئی کہ اس کو کھا

یا پی لیا ہو جب تک کہ (مندرجہ ذیل) دعا نہ پڑھ لی ہو۔

(جمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد للعلامۃ الجلیل محمد بن محمد بن سلیمان الرودانی المغربیؒ حدیث نمبر ۹۴۲۷ ج ۴ ص ۶۵۴ ط: المجلس العلمی کراتشی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَنَعَّمَنَا، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اَلْفَتْنَا نِعْمَتُكَ بِکُلِّ شَرٍّ، فَاَصْبَحْنَا مِنْهَا وَاَمْسَیْنَا بِکُلِّ خَیْرٍ، نَسْئَلُكَ تَمَامَهَا وَشُکْرَهَا، لَاخَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ اِلٰهَ الصّٰلِحِیْنَ وَرَبَّ الْعٰلَمِیْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اس اللہ پاک کے لئے جس نے ہمیں ہدایت دی اور کھلایا اور پلایا اور نعمتیں عطا فرمائیں، اللہ ہی سب سے بڑا ہے، الٰہی تیری نعمت نے ہم کو ہر قسم کی برائی میں (ملوث) پایا مگر ہم صبح وشام اس کی وجہ سے ہر قسم کی خوبی پاتے رہے۔، ہم آپ سے اس نعمت کی تکمیل اور اس کی شکر گذاری کا سوال کرتے ہیں، آپ کے خیر کے سوا کوئی خیر نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں (آپ ہی) نیک بندوں کے معبود اور تمام جہانوں کے پالنے والے، سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کو لائق ہیں نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ

جو اللہ تعالیٰ چاہے (نیکی کرنے کی) کوئی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی طرف
اے اللہ ہمارے لئے رزق میں برکت عطا فرما جو آپ نے ہمیں دیا ہے
اور آگ کے عذاب سے بچا"۔

کھانے پر حمد بیان نہ کرنا کھانے کی چوری ہے

۶۴۔ ابو الزاھریہ سے مروی ہے فرماتے ہیں تم میں سے جو شخص بھی کھانا کھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کرے تو وہ ایسا ہے کہ جس نے گویا اس کھانے کو چوری کیا ہو۔

(شعب الایمان للامام البیہقی ج ۵ ص ۱۲۴)

کھانا ذکر الٰہی سے میٹھا ہوتا ہے

۶۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب تم کھانا کھانے لگو تو اس کو اللہ پاک کے ذکر سے میٹھا کرو، بے شک کھانا جب کھایا جائے اور اس کے بعد نیند غالب ہو جائے تو وہ دل کو سخت کر دیتا ہے۔ (شعب الایمان، للامام البیہقی ج ۵ ص ۱۲۴)

فائدہ:۔ زیادہ کھانے سے نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے اور غفلت کی وجہ سے ذکر سے محرومی اور دل کی سختی پیدا ہوتی ہے۔

۶۶۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کھانے پر یہ دعا پڑھ لے تو اسے کسی قسم کا ضرر نہ ہوگا:

بِسْمِ اللّٰهِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ لِلّٰهِ فِی الْاَرْضِ وَفِی السَّمَآءِ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَآءٌ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْهِ بَرَکَةً وَّشِفَآءً

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۵۶۳)

ترجمہ: ''شروع کرتا ہوں اللہ پاک کے بہترین ناموں کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے لئے جو کچھ زمین وآسمان میں، اس کے نام کے ہوتے ہوئے کسی بیماری کا ضرر نہیں، اے اللہ اس میں برکت اور شفاء عطا فرما''۔

صحابہ کرامؓ کی دعائیں

۶۷۔ حضرت حارث بن سوید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ۔ حضرت سلمان فارسیؓ جب کھانا تناول فرماتے تو (یہ دعا) فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانَا الْمُؤْنَةَ وَاَوْسَعَ لَنَا مِنَ الرِّزْقِ.

(شعب الایمان للامام البیہقی ج۵ص۱۲۴)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے (ہمارے) نان ونفقہ (واخراجات) کی کفایت کی اور ہمارے لئے رزق میں وسعت عطا فرمائی''۔

حضرت ابراہیم التیمی سے بھی یہی دعا منقول ہے

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۵۶۳)

۶۸۔ حضرت ابن اعبد سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

ابن ابی طالب نے فرمایا: اے ابن اعبد کھانے کا حق کیا ہے؟ میں نے کہا کیا ہے وہ یا ابن ابی طالب؟ فرمایا: کھانے کا حق یہ ہے کہ جب تمہارے سامنے رکھا جائے اور تم یہ کہو:

”بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا“

ترجمہ: ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اے اللہ ہمارے لئے برکت عطا فرما اس رزق میں جو آپ نے عطا فرمایا“۔

اے ابن اعبد! تم جانتے ہو کہ کھانے کا شکریہ کیا ہے؟ میں نے کہا کیا ہے؟ فرمایا: کھانے کا شکریہ ہے کہ جب تم کھانے لگو تو کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا“

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا“۔

اور وہ ساری دعائیں ذکر کیں جو کتاب الدعوات میں وارد ہوئی ہیں۔

(شعب الایمان للامام البیہقی ج ۵ ص ۱۲۳، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۵۶۴)

۶۹۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فراغت طعام پر (یہ دعا) پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۵۶۵)

ترجمہ: ''اے اللہ آپ نے ہمیں شکم سیر کیا اور سیراب کیا پس آپ ہمارے لئے اسکو مبارک فرمائے اور آپ نے ہمیں رزق دیا اور خوب اچھا دیا پس اس کو اور بڑھا دیجئے''۔

ضیافت کی دعائیں

۷۰۔ حضرت عبداللہ بن بُسر سلمیؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے پاس تشریف لائے، ہم نے کھانا پیش کیا اور وطبہ (وطبہ ایک کھانا جو کھجور اور پنیر اور گھی کو ملا کر بنتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا۔ پھر سوکھی کھجوریں لائیں گئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جمع کرتے۔ شعبہ نے کہا مجھے یہی خیال ہے کہ اس حدیث میں یہی ہے گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے درمیان ڈالنا۔ (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے) پھر ایک مشروب لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا، بعد اس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اس کو دیا، پھر میرے باپ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کیا ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۸۰، السنن الکبریٰ للامام البیہقی ج ۶ ص ۸۰)

ترجمہ: ''اے اللہ ان کے رزق میں برکت عطا فرمایا جو آپ نے انہیں دیا ہے اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما''۔

۷۱۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور زیتون تناول فرمایا: پھر یہ دعا پڑھی:

اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۸۲، عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی ص ۱۶۲، سنن ابن ماجہ ص ۱۲۵، السنن الکبریٰ ج ۶ ص ۸۱)

ترجمہ: ''تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا اور نیک بندوں نے تمہارا کھانا کھایا اور تم پر فرشتوں نے رحمت بھیجی، (یعنی تمہارے لئے دعا کی)

۷۲۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک موقع پر یہ دعا) فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۸۴)

ترجمہ: ''اے اللہ جس نے مجھے کھلایا آپ اسے کھلائیے اور جس نے مجھے پلایا آپ اسکو پلائیے''۔

۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ قبا کے رہنے والے ایک انصاری صحابیؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ دھو لئے تو یہ دعا پڑھی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ، مَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا، وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَکُلَّ بَلَآءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ [الَّذِیْ] غَیْرَ مُوَدَّعٍ [رَبِّیْ] وَلَا مُکَافًی وَلَا مَکْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَکَسٰی مِنَ الْعُرْیِ وَهَدٰی مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَهٗ تَفْضِیْلًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(وفی روایة : وسقانا ، وکسانا ، وهدانا ، وبصرنا، وفضلنا)

(۱۔ السنن الکبریٰ کتاب عمل الیوم واللیلة للامام النسائی ج ۶ ص ۸۲،

۲۔ المستدرك علی الصحیحین للامام الحاکم ج ۲ ص ۲۴۲،

۳۔ الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، الامیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی حدیث نمبر ۵۱۹۶ جلد ۷ ص ۳۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت،

۴۔شعب الایمان للامام البیہقی ج۴ص ۹۱،۵۔کتاب الدعا امام طبرانی ص ۲۸۰،۶۔عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی ص ۱۶۳،۷۔سبل الہدی والرشاد علامہ الصالحی الشامی ج ۷ص ۱۷۹۔)

ترجمہ:''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو کھلاتا ہے اور کھاتا نہیں، ہم پر احسان کیا کہ ہمیں ہدایت دی کھلایا اور پلایا اور ہر عمدہ نعمت سے ہمیں نوازا، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو نہ چھوڑی جاسکتی ہیں، نہ ان کا بدلہ دیا جاسکتا ہے، نہ انکار ہوسکتا ہے، اور نہ ان سے لاپرواہی ہوسکتی ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے کھانا کھلایا پانی پلایا، برہنگی میں لباس پہنایا، گمراہی سے ہدایت کی، اندھے پن کے بجائے بینا کیا، اور اپنی بہت سی مخلوق پر بڑی فضیلت عطا فرمائی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

جس آدمی سے اللہ تعالیٰ کو نفرت ہوتی ہے اس پر دنیا فراخ کردیتا ہے

حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو اپنا فکر زیادہ دے دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو اس پر دنیا فراخ کردیتا ہے۔اس کی دولت بڑھا دیتا ہے پھر کاروبار کی مشغولیت میں وہ خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اور دنیا کا ہی ہو رہتا ہے۔(حالات ومقالات صوفیہ ص ۸۵۔تالیف پیر جی حضرت اقدس مولانا محمد ادریس انصاریؒ نور اللہ مرقدہ)

پانی پینے کے آداب اور دعائیں

۷۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیا کرتے تو تین مرتبہ سانس لیتے (یعنی تین سانس میں پیتے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کرنا زیادہ پیاس بجھاتا ہے اور کھانا بھی خوب ہضم کرتا ہے۔ اور زیادہ صحت کا ضامن ہے۔

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۶۸)

۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونکنے سے منع فرمایا:۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۱، سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۶۸)

۷۶۔ حضرت ثمامہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ پانی تین سانس میں پیتے تھے اور کہتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی ص ۱۵)

۷۷۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پیتے وقت پھونکیں مارنے سے منع فرمایا: ایک شخص نے عرض کیا: اگر اس میں کوئی کوڑا وغیرہ ہو تو؟ فرمایا: اسے گرا دو اس نے عرض کیا میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا فرمایا: تو جب سانس لو پیالہ اپنے منہ سے ہٹا دو۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۱)

پانی پینے کی ناپسندیدہ صورت

۷۸۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیو بلکہ دو اور تین سانسوں میں پیو اور پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرو۔

(جامع ترمذی ج ۲ص ۱۰،۱۱)

کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

۷۹۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا تو پوچھا گیا کھانے کا حکم کیا ہے؟ فرمایا: وہ تو اس سے بھی برا ہے۔ (جامع ترمذی ج ۲ص ۱۰)

۸۰۔حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا: کہ کوئی شخص کھڑے ہو کر پئے۔

(صحیح مسلم ج ۲ص ۱۷۳)

فائدہ:۔واضح رہے کہ احادیث میں کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت بیان کی گئی ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابر صحابہؓ کا عمل اس کے خلاف بھی ثابت ہے۔اس تعارض کو دور کرنے کے لئے علماء نے یہ کہا ہے کہ اس بارے میں جو ممانعت منقول ہے وہ اصل میں نہی تنزیہیہ کے طور پر ہے یا ممانعت کا تعلق اس صورت سے ہے جب کہ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے

کو عادت و معمول بنالیں (ویسے گاہ بگاہ یا کسی عذر کی بناء پر کھڑے ہوکر پانی پی لینے میں کوئی مضائقہ نہیں)۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھڑے ہوکر پانی پیا اس کا مقصد محض اس کے جواز کو بیان کرنا تھا۔ علاوہ ازیں آب زمزم اور وضو کا پانی اس مخالفت سے مستثنیٰ ہے۔

(مظاہر حق جدید ج ۴ ص ۱۴۰)

پھونک مارنے اور ٹوٹے ہوئے برتن میں پانی پینے کی ممانعت

۸۱۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ پیالہ کے سوراخ یا اس کے ٹوٹے ہوئے حصہ سے پیا جائے اور اس بات سے کہ پانی (یا مشروب) میں پھونکا جائے۔

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۶۷)

فائدہ:۔ اس حدیث میں مشروبات میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے جیسے لوگ چائے وغیرہ ٹھنڈی کرنے کے لئے پھونک مارتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے اور یہ نہی بھی نہی تنزیہی ہے۔

پانی پینے کا مسنون طریقہ

۸۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب برتن میں پانی پیتے تو تین سانس میں پیتے اور ہر

مرتبہ الحمدللہ کہتے اور آخر میں شکر ادا فرماتے۔

حضرت نوفل بن معاویہ الدؤلی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پیتے، شروع میں اللہ عزوجل کا نام لیتے اور آخر میں اس کی حمد فرماتے۔ (عمل الیوم واللیلۃ امام ابن سنی ص ۱۶۰)

پانی پینے کے بعد دعائیں

۸۳۔ حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کھائے اور پیٹ بھر جائے اور پئے پس سیراب ہو جائے اور یہ دعا ئے پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ فَاَشْبَعَنِیْ وَسَقَانِیْ فَاَرْوَانِیْ۔

تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اس کی ماں نے جس دن اسے جنا تھا۔ (عمل الیوم واللیلۃ امام ابن سنی ص ۱۶۰)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے کھلایا پس شکم سیر کیا اور مجھے پلایا پس سیراب کیا''۔

۸۴۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (کوئی چیز) کھالیتے یا پی لیتے تو (یہ دعا) پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا۔

(سنن الکبری کتاب عمل الیوم واللیلۃ امام نسائی ج۶ص۷۹، عمل الیوم واللیلۃ۔ امام ابن سنی ص۱۸۹)

ترجمہ:''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اس کو خوشگوار بنایا اور اس کے (بدن سے) نکلنے کا راستہ بنایا''۔

۸۵۔حضرت ابو جعفرؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تو یہ دعاء فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔

وفی روایۃ :الذی جعلہ، مالحاً،

(کتاب الدعاء، امام طبرانی ص۲۸۰، شعب الایمان للامام البیہقی ج۴ص۱۱۵)

ترجمہ:''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا، خوشگوار (پیاس بجھانے والا) پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو کھاری کڑوا نہیں بنایا''۔

ہر سانس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا

۸۶۔حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے میں تین سانس لیا کرتے تھے ہر سانس پر اللہ تعالیٰ کی حمد فرماتے

اور آخر میں شکر ادا فرماتے۔

(سبل الہدی والرشاد امام صالحی الشامی ج ۷ ص ۱۴۱)

پانی کو صاف کرنے کی فضیلت

۸۷۔ حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا، میں پیالہ میں پانی لے کر حاضر ہوا اس میں بال تھا۔ میں نے اسے نکال دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ جَمِّلْهُ

ترجمہ: ''اے اللہ! اسے اچھا رکھیے''۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان کو ۹۳ سال کی عمر میں دیکھا کہ ان کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ تھے۔ (عمل الیوم واللیلۃ امام ابن سنی ص ۱۶۱)

درد جگر سے محفوظ رہنے کا طریقہ

۸۸۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ اور امام بیہقیؒ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نے فرمایا) کہ جب تم میں سے کوئی پیے تو چاہیے کہ پانی چوس چوس کر پیے اور غٹ غٹ کر نہ پیے کیونکہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہے۔

(زاد المعاد فی ہدی خیر العباد۔ علامہ ابن قیم الجوزی ج ۴ ص ۲۱۲)

فائدہ:۔ علامہ ابن قیم الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ کھانے کے بعد پانی پینا (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) سنت نہیں ہے خصوصاً اگر پانی گرم ہو یا زیادہ

سرد ہو، کیونکہ یہ دونوں صورتوں میں نقصان دہ ہوتا ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم ریاضت کرنے، تکان ہونے پر، جماع کے بعد، کھانے کے بعد اور پہلے، پھل کھانے کے بعد، غسل کے بعد، نیند سے بیدار ہونے کے بعد پانی پینے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ (زادالمعاد ج۴ ص ۲۰۵)

پسندیدہ پانی

۸۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرد شیریں پانی زیادہ محبوب تھا۔ (زادالمعاد ج۴ ص ۲۰۸)

ممنوع طریقے

۹۰۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیٹ کے بل (یعنی چشمے یا تالاب پر منہ لگا کر) پانی پینے سے منع فرمایا ہے، نیز ہمیں ایک ہی ہاتھ سے پانی پینے سے منع فرمایا اور فرمایا: کہ تم میں سے کوئی پانی کو اس طرح نہ چاٹے جس طرح کتا چاٹتا ہے۔

(زادالمعاد ج۴ ص ۲۰۹)

دودھ پینے کی دعاء

۹۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب کوئی دودھ پئے تو کہے:

"اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ"

"اس لئے کہ کھانے پینے کی کوئی چیز ایسی نہیں جو دونوں کی کفایت کرے سوائے دودھ کے"۔

(شعب الایمان للامام البیہقی ج ۵ ص ۱۲۳، جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۲، سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۶۸، سنن ابن ماجہ ۲۳۸)

ترجمہ: "اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے اور اس میں ہمیں زیادتی عطا فرمائیے"۔

فائدہ:۔ یعنی دودھ پینے سے بھوک بھی مٹتی ہے اور پیاس بھی اور اس سے بہتر کوئی چیز نہیں اس لئے اس میں اضافہ کی دعا کرنی چاہئے۔

دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

۹۲۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے (اس لئے کلی کی)۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۴)

پھل (فروٹ) کھانے کی دعائیں

۹۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو یہ دعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَ فِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ

(صحیح مسلم ج۱ص۴۴۲)

ترجمہ: ''اے اللہ ہمارے شہر میں، پھلوں میں، ہمارے مد اور صاع (وزن و پیمائش) میں برکت عطا فرما اور خوب برکت پر برکت عطا فرمایا''۔

۹۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صحابہ کرام پھل پیش کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لیتے تو یہ دعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا۔

(صحیح مسلم ج۱ص۴۴۲)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما اور ہمارے شہر میں برکت عطا فرما، ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور ہمارے مد (ناپ) میں برکت عطا فرما''۔

نیا اور پہلا پھل آنے پر دعاء

۹۵۔ حضرت ابو سعیدؓ بن الاعرابی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب (موسم کا) نیا پھل آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آنکھوں پر رکھتے، پھر ہونٹوں پر، پھر (یہ دعا) فرماتے:

"اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ اَرِنَا اٰخِرَہٗ"

پھر پاس میں سے کسی بچے کو عطا فرمادیتے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد للامام محمد بن یوسف الصالحی الشامی ج ۷ ص ۲۰۴)

ترجمہ: "اے اللہ! جس طرح (موسم کا) پہلا پھل دکھلایا اسی طرح اس کا آخری پھل بھی دکھلا"

۹۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہلا پھل آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے آنکھوں پر رکھتے پھر (یہ دعا) فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَطْعِمْنَا اٰخِرَہٗ۔

پھر گھر میں چھوٹے بچے کو دینے کا حکم فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو سب سے کم عمر بچہ ہوتا اس کو عنایت فرماتے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، للامام الصالحی الشامی ج ۷ ص ۲۰۴)

ترجمہ: "اے اللہ! آپ نے اس کی ابتداء میں (جیسا) کھلایا اسی طرح اسکے آخر میں بھی کھلا"۔

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے

۹۷۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الصیام باب فی الصوم زکوٰۃ الجسد ص ۱۲۵)

روزہ دار کی دعاء رد نہیں ہوتی

۹۸۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی (ایک) امام عادل، (دوسرا) روزہ دار یہاں تک کہ روزہ کھولے، (تیسرا) مظلوم کی (بد) دعا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قیامت کے دن بادلوں کے اوپر اٹھالیگا اور ان لوگوں کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور (اللہ جل شانہ) فرماتے ہیں قسم ہے میری عزت کی میں تیری مدد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ زمانے کے بعد۔

(سنن ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الصیام باب فی الصائم لاترد دعوتہ، ص ۱۲۵)

۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں ہوتی۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۲۵، کتاب الدعاء امام طبرانی ص ۲۸۶)

روزہ افطار کرنے کی دعائیں

۱۰۰۔ حضرت معاذ بن زہرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

(سنن ابی داؤد ج۱ ص۳۲۲)

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر کھولا۔

۱۰۱۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

(سنن ابی داؤد ج۱ ص۳۲۱)

ترجمہ: پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور اجر ثابت ہوگیا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی دعا

۱۰۲۔ حضرت ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا جب وہ افطار کرتے تو یوں دعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ

وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۲۵)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس رحمت کے ذریعے سے جو ہر چیز کو شامل ہے کہ میری مغفرت فرما۔

جب کسی دوسرے کے ہاں افطار کرے تو یہ دعا پڑھے

۱۰۳۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذؓ کے یہاں افطار کیا تو (یہ دعا) فرمائی:

اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارَ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰئِکَةُ .

(سنن ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الصیام باب فی ثواب من فطر صائما ص ۱۲۵، کتاب الدعاء امام طبرانی ۲۸۸ مسند احمد ج ۳ ص ۵۹۹)

ترجمہ: تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا اور نیک بندوں نے تمہارا کھانا کھایا اور فرشتوں نے تم پر رحمت بھیجی۔

آب زمزم پینے کی دعا

۱۰۴۔ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ جب آبِ

زمزم پیتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا

وَرِزْقًا وَّاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ

(المستدرك علی الصحیحین للامام الحاکم ج ۲ ص ۱۳۲)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے مفید علم اور فراخ روزی اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔

کھانے پینے میں میانہ روی پسندیدہ چیز ہے

۱۰۵۔ حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: آدمی کا کسی برتن کو بھرنا اتنا برا نہیں کہ جتنا پیٹ کو بھرنا، کافی ہے آدمی کو چند لقمے جو سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ کو، پھر اگر آدمی پر اس کا نفس غالب ہو (اور چند لقموں پر اکتفا نہ کر سکے) تو ایک تہائی پیٹ کی کھانے کے لئے رکھے اور ایک تہائی پینے کے لئے رکھے اور ایک تہائی سانس کے لئے۔

(سنن ابن ماجہ باب الاقتصاد فی الاکل وکراھیۃ الشبع ص ۲۴۰)

ڈکار لینے کی ممانعت

۱۰۶۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ڈکار لی، آپؐ نے فرمایا: ہم سے اپنے ڈکار کو روک۔ کیونکہ قیامت کے دن زیادہ بھوکے لوگ وہ ہونگے جو دنیا میں تم میں سے زیادہ سیر ہوکر کھاتے ہیں۔ (حوالہ بالا)

کھانا پھینکنے کی ممانعت

۱۰۷۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا دیکھا آپؐ نے اس کو اٹھایا اور پونچھا (یعنی صاف کیا) پھر اس کو کھالیا اور فرمایا اے عائشہ! عزت کر عزت والے کی، (یعنی اللہ کے رزق کی) کیونکہ اللہ کا رزق جب کسی قوم سے پھر گیا تو پھر ان کی طرف نہیں آتا۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الاطعمۃ، باب النھی عن القاء الطعام، ص ۲۴۰)

فائدہ: اجتماعی کھانے کے مواقع پر بہت سارا کھانا ضائع ہو جاتا ہے اس سے بچنا چاہیے جتنا آدمی کھا سکے اتنا ہی لے لے۔

بھوک سے پناہ مانگنا

۱۰۸۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡجُوۡعِ فَاِنَّہٗ بِئۡسَ الضَّجِیۡعُ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئۡسَتِ الۡبِطَانَۃُ۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الاطعمۃ باب التعوذ من الجوع ص ۲۴۰)

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بھوک سے کہ وہ بری ہمخواب ہے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کہ وہ بری ہمراز ہے۔ (یعنی اندرونی بری خصلت ہے)

رزق کی ایک ایک ذرّہ کی قدر کریں

اکابر علماء دیوبند میں حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ نے دستر خوان جھاڑنے کا طریقہ یہ بتلایا کہ دستر خوان پر جو بوٹیاں یا بوٹیوں کے ذرات تھے ان کو ایک طرف کیا، اور ہڈیوں کو جن پر کچھ گوشت وغیرہ لگا ہوا تھا ان کو ایک طرف کیا، اور روٹی کے ٹکڑوں کو ایک طرف کیا اور روٹی کے جو چھوٹے چھوٹے ذرات تھے، ان کو ایک طرف جمع کیا۔ فرمایا یہ چار چیزیں ہیں اور میرے یہاں ان چاروں چیزوں کی علیحدہ علیحدہ جگہ مقرر ہے۔ یہ جو بوٹیاں ہیں ان کی فلاں جگہ ہے، بلی کو معلوم ہے کھانے کے بعد اس جگہ بوٹیاں رکھی جاتی ہیں وہ آکر ان کو کھالیتی ہے، اور ان ہڈیوں کے لئے فلاں جگہ مقرر ہے۔ محلے کے کتوں کو وہ جگہ معلوم ہے وہ آکر ان کو کھالیتے ہیں، اور یہ جو روٹیوں کے ٹکڑے ہیں ان کو میں دیوار پر رکھتا ہوں یہاں پرندے، چیل کوّے آتے ہیں وہ ان کو اٹھا کر کھالیتے ہیں۔ اور یہ جو روٹی کے چھوٹے چھوٹے ذرات ہیں تو میرے گھر میں چیونٹیوں کا بل ہے، ان کو اس بل کے پاس رکھ دیتا ہوں، وہ چونٹیاں اس کو کھالیتی ہیں۔ پھر فرمایا: یہ سب اللہ تعالیٰ کا رزق ہے اس کا کوئی حصہ ضائع نہیں جانا چاہئے۔ (اصلاحی خطبات ج ۵ ص ۱۶۳)

کھانے کے بعد خلال کرنا

۱۰۹۔ حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ کھانے کے ریزے جو دانتوں کے درمیان رہ جاتے ہیں داڑھ کو کمزور کر دیتے ہیں۔

(مجمع الزوائد للحافظ الہیثمی ج ۵ ص ۳۲)

جنات کے کھانے کی اشیاء کونسی ہیں؟

۱۱۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور قضاء حاجت کے لئے (پانی کا) ایک برتن لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ برتن لئے ہوئے پیچھے پیچھے چل رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ ابو ہریرہ! فرمایا: استنجے کے لئے چند پتھر تلاش کر کے لاؤ اور ہاں ہڈی اور لید نہ لانا۔ پھر میں پتھر لے کر حاضر ہوا، میں انہیں کپڑے میں رکھے ہوئے تھا اور لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب اسے رکھ دیا، اور وہاں سے واپس چلا آیا۔ جب آپ قضاء حاجت سے فارغ ہو گئے تو میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہڈی اور لید کے لانے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں منع فرمایا؟ فرمایا: اس لئے کہ وہ جنوں کی خوراک ہیں، میرے پاس نصیبین کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا، اور کیا ہی وہ اچھے جن تھے تو انہوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے متعلق کہا، میں نے ان کے لئے اللہ

تعالیٰ سے دعا کی کہ جب بھی ہڈی یا لید پر ان کی نظر پڑے تو وہ ان کے لئے کھانے کی چیز بن جائے۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۴۴)

جنات کے کھانے کی اشیاء کو گندا نہ کریں

۱۱۱۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنات کا ایک وفد حاضر ہوا اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت ہڈی، لید اور کوئلہ سے استنجا نہ کیا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمارا رزق مقرر فرمایا ہے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) منع فرمایا:۔ (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۶)

حرام اشیاء کا استعمال حرام ہے

شراب ہر برائی کی کنجی ہے

۱۱۲۔ حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ کو میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ شراب مت پی وہ کل برائیوں کی کنجی ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۲۴۱ ج)

شراب میں دس طرح پر لعنت آئی ہے

۱۱۳۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب میں دس طرح پر لعنت ہوئی ہے ایک

تو خود خمر یعنی شراب پر وہ ملعون ہے، دوسرے اس کے نچوڑنے والے پر، تیسرے اس کے نچوڑوانے والے پر، چوتھے بیچنے والے پر، پانچویں خریدنے والے پر، چھٹے اس کے اٹھانے والے پر، ساتویں جس کے لئے اٹھایا جائے، آٹھویں اس کی قیمت کھانے والے پر، نویں اس کے پینے والے پر دسویں اس کے پلانے والے پر۔ (سنن ابن ماجہ ص ۲۴۲)

آخیر زمانہ میں لوگ شراب کے دوسرے نام رکھ کر اس کو پئیں گے

۱۱۴۔ حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن نہیں گذریں گے (یعنی تمام نہیں ہوں گے) یہاں تک کہ میری امت میں سے بعض لوگ شراب پئیں گے اس کا نام بدل کر۔ (سنن ابن ماجہ ص ۲۴۲)

شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی، اسے دوزخیوں کا خون اور پیپ پلایا جائے گا

۱۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب پیئے اور مست ہوجائے اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی اور اگر مر جائے گا تو دوزخ میں جائے گا پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اور اگر دوبارہ شراب پئے اور مست ہوجائے تو چالیس دن تک اس کی نماز

قبول نہیں ہوگی اگر مر جائے تو دوزخ میں جائے گا۔ لیکن اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیگا۔ اور اگر (تیسری بار) شراب پئے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ردغۃ الخبال ضرور پلائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردغۃ الخبال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیپ اور خون دوزخیوں کا۔ (سنن ابن ماجہ ص۲۴۲)

شراب کا ایک قطرہ بھی حرام ہے

۱۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مُسکِر حرام (نشہ کرنے والا) حرام ہے اور جس کا کثیر (یعنی بہت) نشہ کرے اور اس کا قلیل (یعنی تھوڑا) بھی حرام ہے۔

(سنن ابن ماجہ ص۲۴۲)

چاندی کے برتن میں پینا ممنوع ہے

۱۱۷۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ اتارتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص۲۴۴)

حلال جانور کی سات حرام اشیاء

۱۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کی سات چیزوں کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱) پتہ (۲) مثانہ (۳) فرجِ مادہ (مؤنث کی شرم گاہ)
(۴) ذکر (آلہ تناسل) (۵) خصیے (کپورے) (۶) غدود
(۷) (بہنے والا) خون۔

طبرانی نے یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کی ہے۔

(کتاب الآثار ص ۳۵۸ مطبوعہ الرحیم اکیڈمی، سبل الہدی والرشاد ج ۷ ص ۲۱۸)

فقہاء کرام نے ان سات چیزوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(امداد الفتاوی ج ۴ ص ۱۱۸، فتاوی رشیدیہ ص ۵۳۸)

ناپسندیدہ چیز

۱۱۹۔ ابن سنیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردہ کو پیشاب سے تعلق کی وجہ سے مکروہ سمجھتے تھے۔

(سبل الہدی والرشاد ج ۷ ص ۲۱۸)

کھانا سونگھنے کی ممانعت

۱۲۰۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کھانے کو مت سونگھا کرو جیسا کہ درندے سونگھا کرتے ہیں۔

(مجمع الزوائد، للحافظ الہیثمی ج ۵ ص ۱۵)

رزق حلال میں برکت کے حصول کا ذریعہ

۱۲۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو استغفار کو لازم پکڑے گا (یعنی کثرت سے استغفار پڑھا کرے گا) خدائے پاک ہر تنگی و پریشانی سے نجات، ہر رنج وغم سے چھٹکارا دیگا۔ اور ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔

(سنن ابی داؤد ج۱ ص۲۱۲، کتاب الدعاء امام طبرانی ص۵۰۲)

۱۲۲۔ ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے خدائے پاک نعمت سے نوازے وہ الحمد کثرت سے پڑھا کرے اور جسے رنج وغم سے زیادہ سابقہ پڑھے، وہ استغفار پڑھا کرے، جسے رزق میں تنگی ہو وہ **لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ** ۔ کثرت سے پڑھا کرے۔ (کتاب الدعاء امام طبرانی ص۵۰۷)

۱۲۳۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ عوف بن مالک الشجعیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لڑکے سالم کو دشمن گرفتار کر کے لے گئے، اس کی ماں سخت پریشان ہے مجھے کیا کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو اور لڑکے کی والدہ کو حکم دیتا ہوں کہ تم کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا کرو۔ (تفسیر مظہری، معارف القرآن ج۸ ص۴۸۶)

کھانے کے آداب

(از حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)

ا۔ کھانا کھانے میں ایسی چیزوں کا نام مت لو جس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو، بعضے نازک مزاجوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

۲۔ جہاں اور آدمی بیٹھے (کھانا کھا رہے ہوں یا ویسے ہی بیٹھے) ہوں وہاں بیٹھ کر تھوکو مت، ناک مت صاف کرو۔ اگر ضرورت ہو تو ایک کنارے جا کر فراغت کر آؤ۔

۳۔ دسترخوان پر اور سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے برتن مت اٹھاؤ، دوسرے برتن میں لے آؤ۔

۴۔ دسترخوان پر بعض اوقات شکر بھی ہوتی ہے اس وقت خادم اس طرح پنکھا جھلتے ہیں کہ شکر برتن سے اڑنے لگتی ہے اور بعض اوقات اس برتن سے جب چمچہ ہیں لیتے ہیں تو چمچہ میں اڑنے لگتی ہیں سو خادم کو ان باتوں کی تمیز چاہئے۔

۵۔ اپنے سامنے سے کھاؤ۔ البتہ اگر اس برتن میں کھانے کی چیزیں کئی قسم کی ہیں مثلاً کئی طرح کا پھل ہے میوہ، شیرینی (مٹھائی وغیرہ) ہو اس وقت جو مرغوب ہو جس طرف سے چاہو اٹھا لو۔

۶۔ اگر کھانا کم ہے اور آدمی زیادہ ہیں سب آدھا آدھا پیٹ کھا لو۔ یہ نہیں کہ ایک سیر ہو کر کھائے، دوسرا پیٹ پیٹتا پھرے۔

۷۔ کھجور، انگور، مٹھائی وغیرہ قسم کی چیزیں اگر کئی آدمی مل کر کھائیں تو ہر شخص ایک ایک دانہ اٹھائے۔ دو دو ایک دم سے لینا بے تمیزی اور حرص کی دلیل ہے۔

۸۔ اگر اپنے ساتھی سے (کھانا) کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو، تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو کہیں تمہارے اٹھنے سے وہ بھوکا نہ اٹھ کھڑا ہو، اور اگر کسی وجہ سے اٹھنا ہی ضروری ہے تو اس سے عذر (معذرت) کر دو۔

۹۔ جب کھانا کھا چکو تو پہلے دسترخوان اٹھوا دو، خود اس کو چھوڑ کر اٹھنا خلاف ادب ہے۔

۱۰۔ پانی پی کر اگر اوروں کو بھی دینا ہو تو داہنے والے کو پہلے دو (پھر) وہ اپنے داہنے والے کو، اسی طرح دور ختم ہونا چاہئے۔

مصائب سے نجات اور مقاصد کے حصول کا مجرب نسخہ

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا کہ دینی اور دنیاوی ہر قسم کے مصائب اور مضرتوں سے بچنے اور منافع و مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے اس کلمہ کی کثرت بہت مجرب عمل ہے اور اس کثرت کی مقدار حضرت مجدد الف ثانیؒ نے یہ بتلائی ہے کہ روزانہ پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ یہ کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرے اور سو سو مرتبہ درود شریف اس کے اول و آخر میں پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے دعا کیا کرے۔ (معارف القرآن ج ۸ ص ۴۸۸)